جارج مولراوراُس کی دعائیہ قوت کاراز

جب خُدا اپنی کلیسیا کو نئے سرے سے کوئی سچائی سِکھانا چاہتا ہو جو نہ سمجھی جارہی ہو نہ عمل میں لائی جارہی ہو تو وہ زیادہ تر ایسے اشخاص کو اٹھا کھڑا کرتا ہے جو کلام اور کام میں اُس کی برکات کے زندہ گواہ ہوں۔ خُدا نے اُنیسویں صدی میں ایسے ہی جارج مُلر کو بہت سوں کے درمیان اُٹھا کھڑا کیا تا کہ گواہ بنے کہ خُدا واقعی دُعا سُنتا ہے۔ خُدا کے کلام میں سے دُعا کے متعلق اُصولوں اور سچائیوں کو جارج مُلر کی زِندگی کے دُعائیہ تجربات سے بہت موثر انداز سے سیکھا جاسکتا ہے۔

وہ 25 دسمبر 1805ء کو پرُوشیا (Prussia) میں پیداہوئے۔ اپنی اِبتدائی زندگی میں ہیلؔ یُونیورسٹی میں عِلمِ اِلٰہیات کے طالب علم کے طور پر داخِل ہونے کے باوجود بہت شرارتی تھے پھر ایک شام ایک دوست کے وسیلے ایک دُعائیہ میٹنگ میں 20 برس کی عمر میں خداوند کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا۔ زِندگی میں بہت مُشکلات کے باوجود خُدا کے کلام پر بھروسہ کرنا شروع کِیا۔ اُنہی دِنوں 1830ء میں ٹیِئن ماؤتھ، اِنگلستان میں ایک چھوٹی کلیسیا کے پاسبان مُقرر ہوئے پھر 1832ء میں برسٹل میں بیت حسدا چیپل کے پاسبان مُقرر ہوئے جہاں یتیم خانہ اور اُس سے وابستہ کام اُن کے سپرد ہوا اور خدا نے اُن کی دُعاؤں کے جواب دے کر اُن کی زندگی کو کلام پر بھروسہ کرنے کے گہرے تجربات سے معمور کرنا شروع کردیا۔

دُعااورایمان میں آگے بڑھنا

برسٹل میں اُنکے قیام کے دوران صحیفوں کی تعلیم کا اِدارہ قائم ہوا جو اندرون وبیرون مُلک ڈے اسکول، سنڈے اسکول، مِشن اور بائبل کے کام کے لِئے معاونت کرتا تھا۔ اِس اِدارے کی ایک شاخ یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے گھروں کا اِنتظام کرنے لگی جس کے لِئے جناب مُلر بہت مشہور ہیں۔ ایسا 1834ء میں اُس وقت ہوا جب بِن ماں باپ کے ایک بچے نے اسکول میں مسیح کو قبول کرلیا مگر اُسے ایک غریب گھر میں منتقل کیا جانا تھا لیکن وہاں اُس کی روحانی ضروریات ہرگز پوری نہ ہوسکتی تھیں۔ تو 20 نومبر 1835ء میں مُلر لکھتے ہیں کہ "آج میرے دِل پر یہ بات ایک بھاری بوجھ بن گئی ہے کہ یتیم خانہ قائم کرنے کے بارے میں صِرف سوچتا نہ رہوں بلکہ اِس کو واقعی قائم کِیا جائے اور میں نے اس مُعاملے میں خُداوند کی مرضی جاننے کے لِئے بہت دُعا بھی کی ہے کہ خُدا اِس کو ممکن کرے۔'' 25 نومبر کو دوبارہ لِکھتے ہیں کہ، ''میں نے کل اور آج بھی یتیم خانے کے لِئے جتنی زیادہ دُعا کی اُتنا ہی قائل ہوتا گیا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے،'' خدائے رحیم میری راہنمائی کرے۔

''اِس کے لِئے تین بڑی وجوہات ہیں:

ا۔ خُدا کے فرزندوں کا ایمان مضبوط ہو اور یہ کام اُس کی نظر میں مقبول ہوا اُسے جلال ملے اور وہ مجھے تمام وسائل مہیا کرے کیونکہ اُس پر ہمارا بھروسہ کرنا رائیگاں نہیں جانا۔

۲۔ یتیم بچوں کی رُوحانی نشوونما کے لئِے

۳۔ اُن کی جسمانی بھلائی کے لئِے

کچھ ماہ دُعا میں ٹھہرنے اور خدا کے طلبگار رہنے کے بعد ایک کمرے کا گھر کرائے پر لیا گیا جس میں 30 بچوں کی گنجائش تھی اور مزید کچھ عرصے کے دوران ویسے ہی مزید 3 گھر کرائے پر لئِے گئے اور بچوں کی تعداد۔ 120 تک پہنچ گئی۔ آنے والے 10 برسوں میں کام اسی طرح جاری رہا لیکن بچوں کی تمام ضروریات کے لئِے صرف خدا سے مانگا جاتا اور خدا ہی مہیا کرتا تھا۔ اکثر اوقات بچوں کی ضروریات بھی شدید ہوتیں اور دُعا بھی بہت شدت سے جاری ہوتی لیکن خدا کی حمد تمجید اور جلال کے لئِے فانی سونے سے بہت ہی بیش قیمت آزمایا ہوا ایمان اُس شخص میں پایا گیا کیونکہ خُدا اپنے خادم کو عظیم کاموں کے لئِے تیار کر رہا تھا۔

پھر رُوح القدس کی تحریک اور خُداوند کے فضل سے جناب مُلر نے 300 بچوں کے گھر کے لئِے خدا کے وعدے پر بھروسہ کرنا شروع کیا اور 15000 پاؤنڈ کی رقم حاصل کی۔ پہلا گھر 1849ء میں قائم کیا گیا، مزید دو گھر 1858ء میں 35000 پاؤنڈ کی رقم سے قائم کئِے گئے جن میں 950 بچوں کی نگہداشت ہونے لگی۔ پھر 1869ء اور 1870ء میں مزید 860 بچوں کے لئِے 50,000 پاؤنڈ کی رقم سے چوتھا اور پانچواں گھر قائم کر لیا گیا۔ اِس طرح کل 2100 بچے اِن پانچ گھروں میں پرورش پانے لگے۔

خدا نے جس طرح یتیم خانے قائم کرنے کے لئِے اُس کی مدد کی اُسی طرح اسکولوں، بائبل اور مشن تعلیمی مواد تقسیم کرنے کے کام میں بھی خُوب مدد کی۔ جارج مُلر نے اپنی پچاس سالہ خدمت کے دوران خدا کے کام کے لئِے دُعاؤں کے جواب میں 10 لاکھ پاؤنڈ سے بھی زیادہ رقم خداوند سے حاصل کی۔

آیئے ذرا غور کرتے ہیں کہ جب (ٹمین ماؤتھ میں بطور پاسبان) انہوں نے خدا کے کلام اور رُوح القدس کی راہنمائی میں اپنی معمولی سی 30 پاؤنڈ سالانہ کی تنخواہ بھی چھوڑ دی تو خدا نے بھی اُن کے اِیمان اور وفاداری کے اِنعام میں اپنے کلام کے مُطابق وعدے کو پُورا کیا کہ، "

تُو تھوڑے میں دیانت دار رہا، میں تُجھے بہت چِیزوں کا مختیار بنائوں گا۔"

یہ سب باتیں ہمارے لئِے ایک اہم نمونہ ہیں کہ ہم بھی جارج مُلر کی طرح مسیح کی پیروی کریں کیونکہ خُدا نے ہمیں اِسی لئِے بُلایا ہے۔ اُس کا خُدا ہمارا خُدا ہے اُس کے تمام وعدے ہمارے ساتھ بھی ہیں۔ ایمان اور محبت کی جس خدمت کے لئِے وہ بُلایا گیا تھا اُسی خدمت کے لئِے ہر جگہ ہم بھی بُلائیں گئے ہیں۔

خُدا کے جلال کے لئِے

خُدا نے جارج مُلر کے وسیلے ہمیں ایک ایسا نمونہ دیا ہے جو رُوح القدس کی ہدایت وراہنمائی میں چلنے والا شخص تھا جِس نے دُعا کو اپنی زندگی کے ہر پہلو میں عملی طور پر اپنا کر خُدا کو جلال دینا اَولین ترجیح بنا رکھا تھا۔ تو آیئے ہم اُس کی باتوں پر غور کریں کہ خُدا ہمیں اُس کی زندگی کے وسیلے کیا سکھانا چاہتا ہے:

" مُجھے روز بروز ایسے معاملات سے واسطہ پڑتا ہے جن کو دیکھ کر مُجھے پُختہ یقین ہو گیا ہے کہ آج کے زمانے میں خدا کے فرزندوں کو سب سے زیادہ مضبوط اِیمان اور دُعا کی اَشدّ ضرورت ہے۔

" میری شدید خواہش تھی کہ اِیماندار بہن بھائیوں کے لئِے خُدا کی وفاداری کا کوئی واضح و اور موثر ثبوت پیش کر سکوں تا کہ وہ جانیں کہ خدا ہمارا باپ ہمارے لئِے بھی ویسے ہی اپنی وفاداری ثابت کرے گا جیسے ماضی میں اُن لوگوں کے لئِے جو اُس پر بھروسہ کرتے رہے۔

" میری دِلی تمنا یہ ہے کہ آپ کے ایمان کو تروتازہ کرنے کے لئِے نہ صِرف کلامِ خُدا سے اُن لوگوں کے واقعات بیان کروں جنھوں نے خُدا پر بھروسہ کر کے اُس کی وفاداری کی تجربہ کیا بلکہ ایسے ثبوت بھی پیش کروں کہ وہ آج بھی یکساں خُدا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کلامِ خدا ہم سب کے لئِے کافی ہے مگر خدا کا فضل جاننے کے لئِے ہمارے بھائیوں میں سے کِسی کی مِثالی زِندگی بھی بہت مددگار ہوسکتی ہے۔

" اِس لئِے میں سمجھتا ہوں کہ مُجھ پر خاص رحم ہوا کہ اپنے آپ کو کلیسیاء کا خادم سمجھتے ہُوئے خُدا کے کلام کے مُطابق اُس پر بھروسہ کروں اِس کے لئِے سب سے پہلا کام یہ تھا اور ہے کہ جِتنے بھی یتیم (بن ماں باپ) بچے میری نگہداشت میں ہیں اُن کی تمام ضروریات بغیر کِسی سے کہے صِرف دُعا اور ایمان کے وسیلے پُوری ہو رہی ہیں: کیونکہ اِسی سے خدا کو جلال مِلتا ہے کہ سب دیکھیں کہ خُدا آج بھی وفادار اور دُعاؤں کا سُننے والا خُدا ہے۔

"1835ء میں جب مَیں نے یتیموں میں خِدمت کا کام شروع کیا تو میرا اَولین مقصد خُدا کو جلال دینے کے لِئے دُعا اور ایمان کا عملی مُظاہرہ کرتے ہُوئے عظیم کاموں کو سرانجام دینا تھا تا کہ کلیسیاء کا فائدہ ہو اور ایسا ہوا کیونکہ بے حس دُنیا میں سے ہزاروں کی تعداد میں گناہگاروں نے توبہ کی ہے اور دُنیا بھر میں لاکھوں (خدا کے) بچوں کو اِس خِدمت کے وسیلے فائدہ پہنچا ہے۔

عالمگیر بیداری کے لئے خداوند کا روح آج سب کو دعا کرنے کو بلاتا ہے

روح القدس کی آمد کی نبوت سب سے پہلے یوایل نبی نے کی۔ یہ نبوت آٹھ سو برس تک مینارۂ نور بنی رہی اور پینتیکوست کے دن کسی حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس دوران اسرائیل اور کلیسیا پر بیداری کے مختلف ادوار آتے رہے لیکن دو ہزار برس سے روح القدس کا دوسری بار آمد میں ظہور ابھی ہونا باقی ہے۔

بہت سی نسلیں آئیں اور گزر گئیں، یوایل سے بھی بڑے انبیاء آئے نبوت کی اور گذر گئے عظیم مذہبی بیداریاں اور انقلابات آئے اور گزر گئے، بعدازاں ایذارسانیاں آئیں دہریت آئی مگر سب چلے گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یوایل نبی کی نبوت ناتمام رہ گئی اور بہت سوں نے ایسا مان لیا تھا۔ لیکن پینتیکوست کے واقعے کے وقت ایک رسول نے فاتحانہ اندار میں کہا کہ "یہ وہ بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی ہے" (اعمال 16:2)

اس کے بعد آنے والی بیداریاں ایک عظیم بیداری کا پیش خیمہ تھیں۔ کیونکہ بیداری دراصل کسی سسکتے اور روحانی طور پر موت کا شکار ہونے والے جسم میں اِلٰہی صحت اور زندگی کا داخل ہونا اور تازگی بخشنا ہے جیسے ہم حزقیاہ بادشاہ کے زمانے میں آنے والی بیداری پر غور کریں تو اس نے سب سے زیادہ ملک کو اپنی لپیٹ میں لے کر پوری نسل کو تبدیل کر دیا۔ (2۔ تواریخ باب 29)

"جیسے جیسے خدمت کا کام بڑھا ویسے ویسے برکات بھی زیادہ ہوتی چلی گئیں جیسے میں چاہتا تھا۔ اِس خدمت کے وسیلے لاکھوں کی تعداد میں لوگ اِس کام سے وابستہ ہوئے اور ہزاروں کی تعداد میں اس کام کو دیکھنے آئے۔

ان ساری باتوں سے مُجھے مزید حوصلہ مِلا کہ زیادہ سے زیادہ اِس راہ پر محنت کرتے ہُوئے خداوند کے نام کو اور زیادہ جلال دے سکوں۔ تا کہ لوگ اُس کو جانیں، اُس پر ہمیشہ بھروسہ کرتے ہُوئے اُس کا اِقرار، بڑائی اور تمجید کریں۔ یہی میرا مقصدِ حیات ہے تا کہ یہ جانا اور دیکھا جائے کہ ایک غریب آدمی خُدا پر بھروسہ کرتے ہُوئے دُعا کے وسیلے کتنے عظیم کام کر سکتا ہے۔ اِس سے خدا کے کئی اور بیٹے اور بیٹیاں حوصلہ پا کر اُس کے کام کو آگے بڑھانے والے ہوں گے اور اپنے رتبے اور حیثیت کے مطابق خدا پر مکمل اعتماد کر سکھیں۔

جب ہمارے خداوند نے کلیسیا کی فصل پر نگاہ دوڑائی تو اسے مزدورں کی کمی محسوس ہوئی جسے اس نے دعا مانگنے کے وسیلہ سے پوری کرنے کو کہا (لوقا 2:10) مسیح یسوع کی معلوبیت سے قبل آخری فتح کے موقع پر اسکے شاگرد اس سوچ اور خیال کے ساتھ اسکے چوگرد جمع تھے کہ اس کی کلیسیا کے مستقبل کا انحصار دعا اور پاک روح کے نزول پر ہے۔

اس لئے جب خدا کے بیٹے کے قتل کے بعد لوگوں نے سوچا کہ اب تاریکی ہی دنیا پر راج کرے گی تو اچانک پینتیکوست کی بیداری نے ایسی ساری سوچ اور طرزِ فکر کو شکست فاش دی کیونکہ ہیکل تو ایک طرح سے ڈاکوؤں کی کھوہ بن چکی تھی لیکن خدا نے بیداری بھیج کر لوگوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ اسی طرح کلیسیا کے تاریک دور میں اگسٹین کے راہب خانے میں ایک بڑی بیداری نے جنم لیا جس نے پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لیا بلکہ پوری دنیا کی تاریخ ہی بدل ڈالی اور اس بیداری کو ہم ''اصلاح کاری Reformation'' کے نام سے جانتے ہیں۔

جان ویزلی اور وائٹ فیلڈ کے زمانہ کی بیداری سے قبل کی حالت کو یوں بیان کیا گیا ہے ''کلیسیاؤں میں روحانی پستی، معاشرتی بے راہ روی اور کفر بکنے جیسے معاملات نے ہر طرف اپنی جڑیں پھیلانا شروع کر دی تھیں۔ جارج سوم کے زمانہ میں انگلستان کے قانونی تجزیہ نگار بلیک اسٹون نے اس معاشرتی حالت کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ وہ لندن کے تمام نامور اور بڑے گرجا گھروں میں گئے تو ان کو فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ وہاں کے سب راہنما مسیح یسوع کو ماننے والے ہیں یا بے دین کنفیوشس یا مہاتما گوتم بدھ کو۔

1860ء کی آخری اور بڑی بیداری سے قبل ان علاقوں کے لوگ دولت مند، خدا کے کلام پر شک کرنے والے اور عیش وعشرت کو پسند کرنے والے تھے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ تاریکی کی قوتیں جب کہیں زیادہ زور آور ہوئیں تو وہاں خدا نے بیداری ضرور بھیجی کیونکہ ایسے حالات بیداری کے خلاف نہیں بلکہ اس کے حق میں ہیں۔ کیونکہ خدا جب بھی جہنم کی طرف بھاگتی ہوئی دنیا کو بڑی قدرت کے ساتھ بچانے کا کام کرتا ہے تو وہ بیداری ہے۔ اس لئے حقیقی بیداری جیسی پینتیکوست کے وقت آئی اس کو ہم یوں دیکھتے ہیں کہ خدا کی حضوری نے بڑی کثرت سے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے اور انسان کو اپنا آپ پرکھنے کا موقع ملا۔ افریقہ میں بیداری کے متعلق ایک مِشنری لکھتے ہیں کہ ''جب ہم بیداری کے لئے دعا کر رہے تھے تو اچانک ہمارے مسیحیوں میں بہت سی برائیاں ظاہر ہو گئیں اور لوگ تائب ہونے لگے۔''

جاپان میں بڑی بیداری کے متعلق ایک پاسبان نے یوں بیان دیا کہ ''میں زندگی میں صرف دو ہی بار رویا ہوں، ایک بار جب میری والدہ کا انتقال ہوا اور دوسری بار اس میٹنگ میں۔''

مسٹر وائٹ فیلڈ اپنی دعائیہ میٹنگ کا حوالہ دیتے ہیں کہ ''اکثر لوگوں نے جب رو رو کر معافی مانگی اور آنسوؤں کے ساتھ دعا کی تو سخت ترین دلوں پر بھی چوٹ لگتی تھی۔ کچھ زمین پر پڑے ہوتے، کچھ بے چینی سے ہاتھ مل رہے

ہوتے، اور کچھ اس قدر شدت سے رو رہے ہوتے جیسے جانکنی کی حالت میں ہیں۔ ایسے لگتا جیسے دنیا کے لئے آخری نرسنگا پھونکا گیا اور لوگ اپنی عدالت کے لئے جاگ گئے ہیں اور مجھے خود بھی ایسے محسوس ہوتا جیسے خدا کی محبت کے باعث میری جان ہی نکل جائے گی۔

آنے والے دور میں روح القدس کا سیلاب

قادرِ مطلق خدا نے یوایل نبی کی معرفت مسیح کے متعلق اہم نبوت کے بعد کچھ حیران کن اور جانفزا بات بتائی جو ایک مردہ نسل کی بیداری سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ ہے۔۔۔ آنے والے دور میں زندگی کا سیلاب ''ہر فردِ بشر پر'' (اعمال 17:2) پرنازل ہوگا یعنی تمام نسلِ انسانی مستفید ہونے والی ہے۔

"اپنی روح میں سے"۔۔۔خدا کے روح سے صرف مسیح کے وسیلے ''انڈیلوں گا''۔۔۔شریعت کے تحت قطروں کی صورت میں نہیں بلکہ انجیل کے وسیلے سیلاب کی صورت میں بغیر روکے بہت کثرت کے ساتھ'' (عالم دین کیلوون Calvin)۔

اس ساری صورتحال میں قادرِ مطلق خدا کا ہاتھ ہے کہ روح القدس کی عظیم تحریک اور کردار انسانی زندگی کے لئے کثرت سے ہو۔ کیونکہ اس میں انسانی عمل دخل ہرگز نہیں اور یہ عظیم اِلٰہی قدرت مسلسل ایک شخص میں ہو کر بہتی ہے اور باالفاظِ دیگر اُلوہیت کا انسانی زندگی میں کام کرنا اور نیچے اترنا صرف ایک معجزہ ہی نہیں بلکہ نجات اس کے وسیلے عام ہوگئی ہے۔ جس سے ایک معجزانہ گواہی اور نبوتی ہدایت کی انوکھی تحریک کا آغاز ہوگیا ہے جس میں آپکے ''بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گے'' کیونکہ نبوت کی نعمت عام کردی گئی ہے بلکہ یہ تو عالمگیر ہوگئی ہے۔ کیونکہ یہ بنی اسرائیل یا کسی خاص نسلی گروہ کی بات نہیں بلکہ یہ بلاواسطہ تمام نسلِ انسانی کو دی گئی ہے۔ اس سارے معاملے میں انسانی کوشش کا ذرا بھی عمل دخل نہیں بلکہ خدا نے انسان کو حتمی طور پر بچنے کی راہ دکھائی ہے۔

کیونکہ خدا تمام نسلِ انسانی کو روح القدس کی ساری قدرت آخری عدالت سے پہلے دینا چاہتا ہے جیسے ساری قدیم دنیا کو طوفان نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا ویسے ہی روح القدس تمام نسلِ انسانی کو ملنے والا ہے۔

روح القدس کے وسیلے انقلابات

جس دن روح القدس کا سیلاب آئے گا وہ دن ہمارے لئے اہم ترین ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے پطرس رسول کا بیان دیکھتے ہیں۔ پطرس نے کہا **"یہ وہ بات ہے۔"** یہاں 'یہ' کا لفظ ایک تصدیقی بیان ہے کہ جو کچھ اب کہا جائے گا وہ درست ہے۔۔۔۔ **"جو یوایل نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ آخری دنوں میں یوں ہوگا"** ۔۔دنیا اور نسلی انسانی کے آخری دنوں کی بات ہے یعنی آخری عدالت سے بالکل پہلے کی

بات ہے۔ اب اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پینتیکوست کے موقع پر اس نبوت کا کچھ حصہ پایہء تکمیل کو پہنچا ہے اور باقی حصہ دنیا کے آخری وقت میں پایہء تکمیل کو پہنچے گا (عالم دین لینگ Lange)۔

اس حوالہ میں رسول نے بڑے یقین سے اس نبوت کی تکمیل کے بارے میں مستقبل کی بات کی اور یہ بھی کہ جیسے ایلیاہ کے آنے کے بارے میں کچھ حصہ پایہء تکمیل کو پہنچا اور کچھ حصہ ابھی باقی ہے ویسے ہی پینتیکوست پر روح القدس کے نزول کے وقت کچھ حصہ تکمیل کو پہنچا اور باقی دنیا کے آخر میں پایہء تکمیل کو پہنچے گا اور اس کے ساتھ ہی دنیا کی آخری عدالت کے بارے میں بھی بیان موجود ہے ''میں ظاہر کروں گا''۔۔ اور بالترتیب واقعات جو 'خون' سے متعلقہ ہونگے (مکاشفہ 8 : 7) ''اور آگ''۔۔۔ شاید شہاب ثاقب اور بجلیاں گرنے کے واقعات (مکاشفہ 8:10) اور ''دھوئیں کے بادل''۔۔ ایٹمی ہتھیاروں کے مہلک بخارات کے بادل۔ نبوت کے ان حصوں سے ہم پر ایک اور زبردست حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ روح القدس کا جتنا بھی تجربہ اب تک کلیسیا اور دنیا نے کیا ہے اس سے کہیں زیادہ معموری کا تجربہ ہونا ابھی باقی ہے۔ کیونکہ یہ روح القدس نے خود ظاہر کیا ہے۔ کہ مسیحی زمانہ ''آخری زمانہ'' ہے لیکن اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اب آخری زمانے کا بھی آخری وقت چل رہا ہے اور روح القدس کی معموری کا تجربہ ہونے کا وقت بہت نزدیک آ چکا ہے۔

اس زبردست نبوت میں مزید ایک جلالی حقیقت پوشیدہ ہے جس کا آغاز پینتیکوست پر ہو چکا ہے کہ جب روح کا سیلاب دوبارہ آئے گا تو اس کے فوری بعد خدا کا دن آئے گا جو دکھوں کا نہیں بلکہ معجزات کا آغاز ہوگا، جو تباہی کا نہیں بلکہ نجات کا روز ہوگا۔ روح القدس سے وابستہ ہونے کا تجربہ انفرادی طور پر لوگ آج کر رہے ہیں۔۔۔ مگر آنے والا وقت پوری نسل کو نجات دینے والا ہوگا۔ یہ ایک ایسی زبردست کوشش ہے جس سے دنیا کو نجات دی جا سکے لیکن اس کے الٹ یعنی عدالت اور پھر جہنم ہے کیونکہ سورج تاریک ہونے میں دیر لگا رہا ہے اور چاند خون ہونے میں تا کہ دنیا کو بچانے کی آخری کوشش زبردست ہو جائے۔

''ایسا ہوگا''۔۔۔۔ بابرکت نبوت کی صداقت کی تصدیق کہ ''جو کوئی''۔۔ یہ فضل و رحم قبول کرے گا یعنی تمام فردِ بشر۔۔۔ یعنی جو بھی روح القدس کے وسیلے چھوا جائے گا اور ''خداوند کا نام لے گا'' یعنی یسوع کا نام جس کو پطرس نے اسی نبوت میں خداوند کہا (اعمال 36:2) ''وہ نجات پائے گا۔'' بلاشبہ اس میں کلیسیا کے اٹھائے جانے کی دعا بھی شامل ہے جس کا حکم خداوند نے خود دیا (لوقا 36:21) جس کا ثبوت خداوند کا آسمان پر صعود فرمانا تھا۔ کیونکہ پولُس نے اس آیت کا حوالہ

(رومیوں 13:10) میں دیا تاکہ ہمیں سمجھ میں آئے کہ یہ بشارتی خدمت کے لئے استعمال ہونے والا حوالہ ہے یعنی انجیل کے وسیلے نجات ملتی ہے اور پینتیکوست سے اب تک دو ہزار برس ہونے والے ہیں جس میں روح القدس کے اترنے تک کا ذکر ہے یعنی پہلی برسات سے پچھلی برسات تک کا وقت کیونکہ اس کا ثبوت پطرس کے پیغام سناتے ہی روح القدس کا اترنا اور تین ہزار افراد کو بیداری کا ملنا ان کے دلوں پر چوٹ لگنا اور پھر نجات پانے کے لئے خدا کو پکارنا تھا (اعمال 2:14-41)

خداوند کے عظیم اور جلیل دن کے آنے سے پہلے

دکھ کے دن کے آنے سے پہلے نجات سب کے لئے، سب جگہ پہنچ جائے اور اس کے لئے صرف سچے دل سے نکلنے والی ایک پکار کی ضرورت ہے۔ یہ نجات ہزار سالہ بادشاہت میں نہیں کیونکہ خدا کے دن کے آنے سے پہلے یہ ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ نجات کا کام سورج کے تاریک ہونے، چاند کے خون ہونے تک نہیں بلکہ نجات کا کام تو عدالت کی حقیقت پر جا کر ختم ہوگا۔ سورج کا تاریک ہونا یا چاند کا خون ہونا راز کی بات ہوسکتی ہے مگر نجات پانا کوئی پوشیدہ بات نہیں کیونکہ صرف ایک سچی پکار نجات کا سبب بن سکتی ہے جو ہمیں تباہی کے آنے سے پہلے، اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے پہلے، گناہ سے آزاد کر کے شرمندگی اور موت اور آنے والی تباہی اور ہلاکت سے پہلے نجات دلواسکتی ہے وہ بھی صرف ایک سچی پکار کے وسیلے۔

روح القدس کا معجزانہ طور پر دوبارہ نیچے آنا

خدا جس نے یسعیاہ کے وسیلے خود فرمایا، ''کیونکہ میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا۔۔۔اور اپنی روح تیری اولاد پر نازل کروں گا'' (یسعیاہ 3:44) اس نے فطرت کے وسیلے اپنے فضل کا اظہار کیا اور خاص فضل کے تحت روح القدس کے اترنے اور شدید بہاؤ کے متعلق بھی بیان کر دیا تھا۔ اس کے لئے خداوند یسوع نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اس نے یہ بات روح کی بابت کہی ۔۔۔''کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔'' (یوحنا 7:38-39) اور یہی روح پینتیکوست پر اترا تھا۔ کیونکہ یوایل نبی نے لکھا ہے: ''کیونکہ وہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا۔'' اور خدا نے مزید کہا، ''میں ہر فردِ بشر پر اپنی روح نازل کروں گا'' (یوایل 2:23-28)

ملکِ اسرائیل اور فلسطین میں کٹائی سے پہلے اور بعد میں دوبار بارش ہوتی ہے کیونکہ خدا نے اپنے فضل اور فطرت کے درمیان بہت خوبصورت مماثلت رکھی ہے۔ ''وہ تم کو

پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا‘‘۔۔۔اعتدال سے یعنی ضرورت کے موافق اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہودیوں نے پینتیکوست کے لئے ایک خاص نام رکھا ہوا ہے اور وہ ہے تھوڑا تھوڑا (ہلکی پھلکی) کیونکہ ایک زبردست، تند اور طاقتور پینتیکوست کا آنا ابھی باقی ہے۔’’وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا‘‘ (یوایل 23:2) بروقت یعنی کٹائی کے وقت۔۔۔اپریل میں، دوسری اور پچھلی برسات خزاں کے موسم میں یعنی اکتوبر میں ہوتی ہے تاکہ زمین کو نرم کیا جاسکے۔ اور اس میں بیج ڈالا جاسکے پہلی بارش یعنی اپریل میں جو مکئی کی فصل پکنے میں مدد دیتی ہے اور دوسری بارش فصل کے پکنے سے ذرا پہلے ہوتی ہے۔ یہ بہترین مطابقت ہے جس میں بیج بویا جاتا اور کٹائی کے درمیانی وقفے میں پودے بڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ آسمان دونوں مواقع پر خاص مداخلت ظاہر کرتا ہے یعنی بیج بونے میں مدد اور بیج کے پھلنے پھولنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ **”میں تمہارے ملک پر وقت پر بارش برساؤں گا پہلی اور پچھلی برسات“** (استثنا 14:11)۔ آپ جان گئے ہوں گے کہ دوسری برسات خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کو بھی بیان کررہی ہے۔ **”دو دن میں وہ ہم کو حیاتِ تازہ بخشے گا اور تیسرے دن اٹھا کھڑا کرے گا۔“** بہت سے یہودی ربیّ اس آیت کی یوں بھی تفسیر کرتے ہیں کہ 2 ہزار برس کی روحانی موت کے بعد اسرائیل کے لئے تیسرا ہزار سالہ دور زندگی بخش ہوگا۔ کیونکہ مزید یہ فرمایا گیا ہے کہ ’’ہم اس کے حضور زندگی بسر کریں گے؛ اس کا ظہور صبح کی مانند یقینی ہے‘‘، یعنی دن کے نکلنے کی مانند ہے یعنی ’’صبح کا ستارہ‘‘ ’’وہ ہمارے پاس برسات کی مانند یعنی آخری برسات کی مانند جو زمین کو سیراب کرتی ہے آئے گا۔‘‘ (ہوسیع 2:6-3)

خدا کے غضب کے آنے سے پہلے

یہ بات واضح ہوگئی کہ روح القدس کی آخری برسات میں اسرائیل کا بہت بڑا کردار ہوگا۔ اس کے لئے پطرس رسول نے باآواز بلند پکارا کہ **” توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں“** (اعمال 19:3)

یسعیاہ نے بھی کہا، ’’میرے لوگوں کی سرزمین میں کانٹے اور جھاڑیاں ہوں گی۔ تاوقتیکہ عالم بالا سے ہم پر روح نازل نہ ہو‘ (یسعیاہ 32:13-15)، بنی اسرائیل قوم کے اپنے ملک میں بحال ہوجانے کے بعد کے بارے میں خدا نے فرمایا، ’’میں پھر کبھی ان سے منہ نہ چھپاؤں گا کیونکہ میں نے اپنی روح بنی اسرائیل پر نازل کی ہے خداوند خدا فرماتا ہے‘‘ (حزقی ایل 29:39) لیکن اس زبردست اور بہترین فائدے کو یوایل کے ذریعے پوری دنیا کے واسطے مقرر کر دیا گیا ہے۔ **”ہر فرد بشر پر**

روح نازل کروں گا" (یوایل 28:2)''جیسے پچھلی برسات جو سیراب کرتی ہے''۔۔۔صرف بنی اسرائیل کو ہی نہیں بلکہ ''پوری زمین'' (ہوسیع 3:6) خدا کی سات روحیں بھی ''تمام روی زمین پر بھیجی گئیں'' (مکاشفہ 6:5) اب یعقوب اس کا اطلاق کلیسیا پر بھی کرتا ہے کہ، "دیکھو کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے- تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے " (یعقوب 5:7-8) گندم کی فصل کو تمام صحائف میں کلیسیا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ تمام بیج خداوند کی پہلی اور دوسری آمد کے درمیانی عرصہ میں بویا گیا ہے کیونکہ مسیح ہی بیج بونے والا (متی 37:13) اور کٹائی کرنے والا ہے (مکاشفہ 14:14) گندم کی فصل کو پکنے کے لئے دوسری برسات کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے یہ خداوند کے طوفان قہر کے آنے سے پہلے ''آئے'' گی (اعمال 2:17-20) یہ ہزار سالہ بادشاہت سے پہلے بلکہ بڑی مصیبت سے بھی پہلے ہوگا۔ جیسے کلوری اور کلیسیاء کی ایذا رسانی کے دوران پینتیکوست ہوا تھا اسی طرح بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا (مکاشفہ 15:14) اس دوران روح القدس کی برسات ہوگی تاکہ آسمان کے لئے فصل پک سکے۔

روح القدس کی برسات ۔۔۔۔ طوفان کے روز سیلاب: اب ہم ایک زبردست اور سنہرے حکم کی طرف بڑھ رہے ہیں جس پر ہمیں دل لگا کر عمل کرنا چاہیے کہ ''پچھلی برسات کی بارش کے لئے خداوند سے دعا کرو'' (ذکریا 1:10) جیسے جیسے وہ دن نزدیک آرہا ہے دعا کرنا شروع کریں کیونکہ مسیح کی آمدِ ثانی کے لیے ہمیں یہ دعا ضرور کرنا ہے! کیونکہ یہ دعا ثابت کرتی ہے کہ یہ جسمانی بارش کی نہیں بلکہ روحانی بارش کی بات ہے۔ پہلی روحانی برسات تقریباً دو ہزار برس پہلے ہوئی اور اب دوسری برسات کی سخت ضرورت ہے تاکہ حتمی پینتیکوست ہو سکے۔ ''خداوند سے دعا کریں جو بجلی چمکاتا ہے'' تاکہ روحانی برسات ہو جو روحانی سیلاب لے آئے'' وہ بارش بھیجے گا کیونکہ ترافیم نے بطالت کی باتیں کہی ہیں اور غیب بینوں نے بطالت دیکھی اور جھوٹے خواب بیان کئے ہیں میرا غضب چرواہوں پر بھڑکا ہے'' (ذکریا 1:10-30) آخری برسات سے پہلے ریاکاری اور بدعت عروج پر ہوگی اور اس کے کالے بادل دنیا پر چھائے ہوئے ہوں گے تو پھر دعا کی اشد ضرورت ہے اور یہ دعا ہمارے لبوں پر ہمیشہ ہو "جب ان کی زبان پیاس سے خشک ہو گی میں ننگے ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولوں گا۔" (یسعیاہ 41:17-18)

دعا جو بارش برسادے

دعا ناممکنات کوممکن کردینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہوا اور بارش انسان کے بس میں نہیں ہیں اور یہ دونوں ہی خدا کے روح کی علامات ہیں۔ ایک نئے سرے سے پیدا کرنے کے لئے اور دوسری بیداری کی قوت ہے۔ انسان اپنی بھرپور قوت اور تمام تر صلاحیتوں کے باوجود بارش نہیں برسا سکتا لیکن ''دعا ایسا کرسکتی ہے۔ برسات کے لئے دعا مدد کرے گی تو پھر دعا ضرور کرنا چاہیے۔ دعا کرو تا کہ وہ بارش برسائے کیونکہ اس کی نظر عنایت آخری برسات کے بادل کی مانند ہے'' (امثال 15:16) جیسے الپائن کے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف جو کسی کے ایک لفظ بولنے سے بھی نیچے لڑھکنا شروع ہوجاتی ہے جو بہت بڑے طوفان کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ اسی طرح ہماری دعا جو خدا کے لوگوں کے دلوں سے نکلے گی وہ دنیا کو آخری مگر سب سے بڑی برکت دینے والی ہے جو سفید تخت سے جاری ہوگی'' (لوقا 18:7-8)

اس ساری صورتحال میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خداوند کا روح دنیا میں بیداری کے لئے سب کو دعا کرنے کو بلا رہا ہے تا کہ عالمگیر بشارت کا کام ہو اور خداوند کی آمد جلد ہو۔ مسیحی دنیا کو جھوٹے استادوں نے گمراہ کررکھا ہے اس لئے جتنے بھی سچے مبشر، پاسبان اور رسول دنیا میں موجود ہیں اگر وہ خاکساری کرتے ہوئے شفاعت کرنا شروع کردیں تو ان کی پاکیزہ دعائیں دنیا کو ہلا کر رکھ دیں گی۔

کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ ہم روح القدس کی دوسری برسات کے انتہائی نزدیک ہوتے جارہے ہیں۔ دنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ عدالت نزدیک ہے اس لئے خدائے پاک روح کوئی زبردست کام کرنے والا ہے۔ جب دنیا میں دعا گو مسیحی عالمگیر بیداری، عالمگیر بشارت اور خداوند کی آمدِ ثانی کے لئے مل کر دعا کریں گے تو خدا کی مرضی کے مطابق دعا کررہے ہونگے اور پھر خدا ضرور کام کرے گا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہم دنیا کو یعنی سب کو برکت دلوانا چاہ رہے ہیں جو خدا کی عین مرضی ہے کیونکہ یہ برکت عظیم سفید تخت سے نکلے گی لیکن یہ کب ہوگا؟ اس وقت ہوگا جب دم توڑتی کلیسیا جس میں نگہبانی ختم ہونے کے قریب ہوگی۔ جو اپنے ماضی کی شہرت کے باعث چل رہی ہے جس کا چراغ بجھنے کے قریب ہوگا اس کے دور میں ایسا ہوگا کہ خدائے ثالوث کا ایک اقنوم ''پوری زمین پر بھیجا جائے گا'' (مکاشفہ 1:3-6:5)

ہمارے لئے وفاداری، دعا اور آسمان پر جانے کی تصویر: ایلیاہ

ایلیاہ کی خدمت کے دوران معجزات، ہمارے لئے بے معنی اور بے وقعت نہیں بلکہ اس اخیر زمانہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم جس طرح کی گمراہی کے دور سے گزر رہے ہیں ویسے ہی ایلیاہ بھی گزرا

تھا مگر اکیلا۔ جیسے ہم جانتے ہیں ویسے ہی آتشی رتھ میں سوار ہوکر ایلیاہ اٹھالیا گیا تھالیکن یادرکھیں اس نے آسمان پرجانے سے پہلے آسمانی برسات کی دعا کی تھی۔

کرمل کے پہاڑ پر ایلیاہ کی دعا کے باعث بارش ہوئی کیونکہ خداوند نے فرمایا تھا،''میں زمین پر بارش بھیجوں گا'' (ا۔سلاطین 1:18)اب ہمارے لئے یہ ایک زبردست چیلنج ہے کیونکہ ہمیں بھی یہ کہا گیا ہے''میں ہرفردِبشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا''(اعمال 17:2)

جیسے ہمیں دنیا میں دعا کرتے ہوئے''کچھ نظر نہیں آرہا''ویسے ہی ایلیاہ کے خادم کو بھی کچھ نظر نہیں آرہا تھا جب اس نے اسے کہا کہ''اُوپر جا اور دیکھ''تو اس نے آکر جواب دیا''کچھ نہیں' آسمان پیتل اور زمین سیاہ بنی پڑی تھی۔کرمل پر لمبا انتظار تھا اسی طرح رسولوں کو کم از کم نو دن دعا کرنا پڑی مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا آخر دسویں دن انہیں جواب مل گیا کیونکہ لاکھوں لوگ روحانی موت کا شکار تھے۔آج کروڑوں لوگ روحانی موت مر رہے ہیں اور ہمیں تو ایلیاہ کے وسیلے پہلے ہی بتا دیا گیا ہے کیونکہ خداوند خدا نے ایلیاہ کے وسیلے اخی اب بادشاہ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ''آواز سنائی دیتی ہے۔۔شور سنائی دیتا ہے۔۔۔ موسلا دھار بارش کی آواز،'' (ا۔سلاطین 41:18)۔اس نے طوفان کی آمد سے پہلے ہوا کی آواز کو سنا ہوگا۔اسی طرح زمین پر بیداری آنے سے پہلے آسمان میں وہ بیداری موجود ہوتی ہے۔اس لئے ایلیاہ نے دعا کرنے میں ہمت نہ ہاری جب تک کہ بارش نہ ہوئی۔

ایلیاہ کی خودانکاری اور علیحدگی

اس بات کو یقینی بنا لینا چاہیے کہ روح القدس نے ایلیاہ کو ہمارے لئے دعا کی بہترین تصویر بنا کر پیش کیا ہے بلکہ کرمل کے پہاڑ پر اس کے دعا کرنے کو ہمارے لئے دنیا کی موجودہ صورتحال کے طور پر پیش کیا ہے تاکہ ہم خدا کی عظیم اور بہترین برکات حاصل کرسکیں اور دنیا کو ان میں شامل کرسکیں۔ایمان کے تمام عبرانی سورماؤں میں سے صرف ایلیاہ کو یعقوب نے چنا کہ اس کا ڈر، جلد بازی، قوتِ ایمانی اور خدا پر بھروسہ ہمیں سکھانے کے لئے ہے تاکہ ہم جانیں کہ وہ''ہمارا ہم طبیعت انسان تھا'' (یعقوب 17:5)صرف بارش کے لئے اس کی دعا کو تحریر کیا گیا ہے تاکہ کلیسیا جان سکے کہ ہم دنیا کی نجات اور آخری برسات کے ہونے کے لئے دنیا اور آسمان ہمارے منتظر ہیں۔

خدا کے وعدے دعا کے لئے حوصلہ دیتے ہیں

وہ زمین پر بیٹھا گھٹنوں میں سر دیا اور''دعا پر دعا کی'' (یعقوب 17:5)اس نے بڑی حلیمی، جوش اور شدت سے دعا کی جو مکمل خود انکاری اور پوشیدگی میں کی گئی دعا تھی۔سات بار اس نے دعا کی مگر اپنے خادم کو اس دعا میں شامل نہیں کیا کیونکہ وہ علیحدگی میں دعا کر رہا تھا۔لیکن کیوں؟ کیونکہ وہ بارش کے لئے دعا نہیں کر رہا تھا بلکہ بارش کے متعلق خدا کے وعدے کے پورے ہونے کی دعا

کرر ہا تھا۔ کیونکہ خدا ایسے افراد یا فردِ واحد کا انتظار کرتا ہے جو دعا کے وسیلے اس کے وعدے میں شریک ہوسکیں۔

اس لئے ہر ایک جو ایلیاہ کا سا دل رکھتا ہے اس کے لئے یہ حکم ہے کہ خداوند سے ہر وقت آخری برسات کے لئے دعا کرو۔ (ذکریاہ 1:10) اپنی زمین کو نرم کرو کیونکہ خداوند کے طلبگار ہونے کا وقت ہے تا کہ خداوند آئے اور راستی کو تم پر برسائے (ہوسیع 12:10) اگر بادل آنے سے انکار کرے، اور آسمان پیتل کا بن جائے تو بھی خدا کا وعدہ ساتویں بار فریاد کرنے پر سب کچھ پورا کرے گا۔

مسٹر ولیم آرتھر اس کے متعلق یہ کہتے ہیں، ''ہمیں کسی بھی بات کے لئے دعا کرتے ہوئے یقین رکھنا چاہیے اور اگر ماضی میں ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں تو پھر وہ بغیر ایمان کے کی گئی دعائیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر دعا اب تک قبول نہیں ہوئی تو پھر جان لیجئے کہ وہ قبول ہونے کے بالکل نزدیک آ چکی ہے۔ کیونکہ ہمارے خداوند کی ہر مثال یہی سکھاتی ہے کہ اگر ہم بار بار دعا کرتے اور ماضی کی دعاؤں سے حوصلہ نہیں پار ہے تو پھر ہماری دعائیں ضائع جارہی ہیں (لُوقا 11:1-3؛ 18:1-8) اور اگر ہم حوصلہ پا رہے ہیں تو پھر ہم سنہرے جواب تک پہنچیں گے۔'' پھر ایسا ہوا کہ اس نے ساتویں مرتبہ اس سے کہا کہ دیکھ سمندر سے ایک بادل اٹھ رہا ہے آدمی کے ہاتھ کے برابر اور تھوڑی ہی دیر میں وہ بڑھتا گیا'' یعنی ہمارے لئے جو مہیا کیا گیا ہے وہ لگتا تو تھوڑا ہے مگر وہ بڑھتا جائے گا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ ''**آسمان بادلوں سے سیاہ ہو گیا اور ہوا کے ساتھ بارش بھی موسلادھار ہونے لگی**'' آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے خداوند یسوع نے بھی لوگوں کو ان کی ریاکاری پر جھڑکا اور کہا کہ ''جب تم مغرب سے بادل اٹھتے دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ بارش ہوگی تو بارش ہوتی ہے'' (لوقا 12:54)

جناب کرنل کونڈر لکھتے ہیں، ''چھوٹا سا بادل آدمی کے ہاتھ کے برابر تھا جو بڑھ کر طوفانی بادلوں کا روپ لے لیتا ہے جو پہاڑوں پر پھیل جاتا ہے اور طوفان انتہائی تیزی سے امڈ آیا، گرجیں ہوئیں اور بجلیاں کڑکیں اور موسلادھا بارش ہوئی۔''

ایلیاہ کی دعا سے آسمان سے بارش برسی (یعقوب 5:18) اس نے سات بار دعا کی تو سات گنا بارش ہوئی یعنی ایلیاہ کی دعا بادلوں کو برسنے کے لئے اکٹھا کر رہی تھی اور اس کے لئے ہفتوں مہینوں پہلے ہی سورج اور ہوا نے سمندروں، دریاؤں، جھیلوں سے ڈھیروں بخارات اکٹھے کئے ہونگے تا کہ پیاسی زمین سیراب ہو سکے۔

آج بھی دنیا پیاسی ہے اور روحانی پیاس سے مر رہی ہے اور دیر بھی ہو رہی ہے جب دعا ہوگی تو بادل پھٹ پڑیں گے تا کہ بارش برسا سکیں اس لئے آیئے! ہم بھی روح القدس کی عظیم برسات کے لئے دعا کریں۔ ہم تھوڑی سی بارش کے لئے نہیں بلکہ روح القدس کی بہت

بڑی بارش جو موسلا دھار بارش ہو اس کے لئے دعا کریں جو خداوند کی آمدِ ثانی کے ساتھ ہی آئے۔

شیطانی دھوکے کو جانچنا اور چیلنج قبول کرنا

روح القدس کی یہ برسات بہت سے عجائبات کے ساتھ وابستہ ہے، ''میں عجیب نشان دکھاؤں گا سورج کا تاریک ہونا، چاند کا خون ہونا، زبانیں اور نبوتیں نجات کے لئے جو خداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا، تاریخ اٹھا کر دیکھیں خدا کی طرف سے بیداری کی بہت سی تحریکیں آئیں لیکن شیطان بھی ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ہمیں بہت ہوشیار ہونا پڑے گا۔ اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے شیطان کی دغابازی کا پردہ فاش کرنا ہوگا۔ یوایل کی نبوت کے پایۂ تکمیل کے لئے ہمیں دعا کی بے حد ضرورت ہے جس میں (ا۔کرنتھیوں 12-8:12) کی نو نعمتوں کا ظہور بھی ہوگا۔ جب دنیا آخری تاریکی میں گھری ہوگی تو پھر ہمیں آخری دعا پر زور دینے کی بے پناہ ضرورت ہے یعنی شدید جانفشانی سے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے پہلی برسات کا کسی نبی کو علم نہیں تھا ویسے ہی ہم صرف دعا کریں تا کہ پچھلی برسات ہو کیونکہ وقتوں، معیادوں کا جاننا ہمارا کام نہیں بلکہ مسیح کا روح ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم دعا کریں (ا۔پطرس 11:1)

پہلی برسات پینتیکوست کے دن پورے ہونے پر ہوئی،'' یہ انتہائی اہم نکتہ ہے کہ فسح کے برے کی قربانی 14 نِسان کو ہوتی ہے پھر تین دن تین راتیں خاص سبت کے بعد (احبار 11-10:23) جب پہلے پولے نذر گزرانے گئے تب مسیح خداوند جی اٹھا تھا پھر خاص وقت ''پچاس دن'' کے وقفے کے بعد پینتیکوست یعنی پچاس دن کے بعد پہلے پھلوں کے دوٹو کرے (احبار 17:23) پیش کیے جاتے تھے اور پھر بقیہ فصل کی کٹائی کچھ دن یا کچھ ہفتوں بعد ہوتی تھی۔ پہلی برسات پہلے پھل نذر کرنے کے وقت ہوئی: تو پھر دوسری بار کلیسیا کے اٹھائے جانے کے قریب قریب برسات ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو دعا کرنا ہوگی۔ کیا آپ دعا کرنا شروع کریں گے؟ خدا آپ سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

> جب ہمارے خداوند نے کلیسیا کی فصل پر نگاہ روڑائی تو اسے مزدوری کی کمی محسوس ہوئی جسے اس نے دعا مانگنے کے وسیلہ سے پوری کرنے کو کہا (لوقا 2:10) مسیح یسوع کی معلوبیت سے قبل آخری فتح کے موقع پر اسکے شاگرد اس سوچ اور خیال کے ساتھ اسکے چوگرد جمع تھے کہ اس کی کلیسیا کے مستقبل کا انحصار دعا اور پاک روح کے نزول پر ہے۔

روزہ دُعا کے زور کو بڑھاتا ہے

وہ لوگ جو کلیسیا کی تاریخ سے واقف ہیں اِس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کرتے کہ تمام عظیم رہنما جنہوں نے خُدا کی خدمت کی وہ بھی روزے پر یقین رکھتے اور روزہ کو عمل میں لاتے تھے۔ رُوحانی تحریک کی پہلی جھلک جو تاریکی کے بعد نظر آئی وہ بارہویں صدی میں ظاہر ہوئی جب فرانسس اسیسی (جوان، فضول خرچ شخص) دُعاؤں اور روزوں کے بعد خُدا کے فضل سے تبدیل ہوا۔

لوگ جو کچھ اسے کھانے کو دیتے وہ کھا لیتا اور جو پہننے کو دیتے پہن لیا کرتا تھا۔ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر گاتا ہوا بڑی خوشی اور شادمانی سے پورے اٹلی میں گواہی دیتا پھرتا تھا۔ ہزاروں لوگ اس کی گواہی سے مسیحیت میں آئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر روزے رکھا کرتا تھا۔ چودھویں صدی میں سیوونارولا (Savonarola) خادم کے ذریعہ اٹلی کے شہر فلورنس میں ایک شاندار تحریک کا آغاز ہوا۔ اس کی شعلہ بیان منادی کے نتیجے میں تقریباً پورے شہر فلورنس نے مسیح کو قبول کیا۔ اس عظیم مناد کو روزہ رکھنے کی پختہ عادت تھی۔ تاریخ دان اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ روزے رکھ رکھ کر اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ جب وہ چرچ میں منادی کیلئے کھڑا ہوتا تھا تو اس کی ٹانگیں کانپتی تھیں۔ اسکے بعد جرمنی میں عظیم تحریک اصلاحِ مسیحیت کو دیکھتے جس کے بانی مارٹن لوتھر (Martin Luther) تھے۔ لوتھر بائبل کے ترجمہ کے دوران روزے رکھتا تھا اور یہی اس کی اس الٰہی ترجمے میں کامیابی کی وجہ تھی۔ روزہ ہی یورپ کی تاریخ بدلنے اور انقلاب کا سبب بنا۔

مارٹن لوتھر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ لگاتار روزے کی حالت میں رہتا تھا یہاں تک کہ اس کے دوست اور عزیز اس وجہ سے اس کی صحت کیلئے پریشان رہتے تھے۔ لیکن آپ قادرِ مطلق رُوحانی قوتوں پر غور کریں جو مارٹن لوتھر کی دُعاؤں اور روزوں کے باعث اس کو ملیں۔ اس کی دعاؤں سے پورے یورپ میں بڑی تیزی سے رُوحانی بیداری ہوئی جو کہ تاریخ میں ایک عظیم تحریک اصلاح مسیحیت سے جانی اور مانی جاتی ہے۔ درحقیقت اس کی دعاؤں اور روزوں کی وجہ سے تاریک یورپ میں خدا ظاہر ہوا۔

جان کیلون اور جون نوکس

(John Calvin and John Knox)

جان کیلون بھی جو انجیل بیان کرنے والا نمایاں خادم ہو گذرا ہے۔ وہ بھی لگاتار روزے کی حالت میں رہتا تھا اور اپنی دُعاؤں کے ذریعے پورے شہر کی رُوحانی تبدیلی کا باعث بنا۔ کیلون کہتا ہے، ''اِس لئے ہمیں روزے کے بارے میں بیان کرنے دیں کیونکہ بہت لوگ اِس کی افادیت کو نہیں جانتے اور روزے کو اہمیت نہیں دیتے اور اُسے مسترد کرتے ہیں اور جہاں اِس کی اہمیت کی سمجھ بوجھ نہ ہو وہاں بے اعتقادی جنم لیتی ہے۔

’’مقدس اور موثر روزے کا مقصد ہمارے جسم کو دُنیاوی خواہشوں اور لذتوں سے دُور رکھنا یا پھر مُوثر دُعا کیلئے تیاری کا ذریعہ ہے‘‘۔

اسکاٹ لینڈ کے جان نوکس (John Knox) نے بھی روزہ رکھا اور خُدا کی راہ تکتا رہا جب تک کہ اُس کی دُعا کے باعث اسکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کو جلاوطنی نہ ہوئی۔ انگلستان کی تحریک اصلاح مسیحیت کے قائدین بھی روزہ رکھ کر دُعا کیا کرتے تھے۔ لاتیمیر (Latimer) ریڈلے (Ridley) اور کرینمر (Cranmer) جیسے شہید بھی روزہ رکھنے اور اُس کی افادیت کے قائل تھے۔

آبائے کلیسیا اور ماضی کے عظیم خادموں کا روزے پر ایمان

ترطولین (Tertullian) نے 210ء میں روزے پر مقالہ لکھا۔ اِس میں اُنہوں نے مسیحیت میں ضیافت کی نسبت روزہ رکھنے کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ پولی کارپ (Polycarp) نے 110ء میں مقدسین کیلئے روزے کو جنسی خواہشوں اور آزمائشوں کو کنٹرول کرنے کیلئے موثر ہتھیار قرار دیا۔

جب ہم فنے (Finney)، جونیتھن (Jonathan) ، ایڈورڈ (Edawrd)، ویسلے (Wesley)، سپرجین (Spurgeon) اور دیگر عظیم خادموں کی خدمات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کس طرح روزے نے اِن عظیم رہنماؤں کی خدمات کو موثر اور پھل دار بنایا۔

چارلز جی فنے (Charles G. Finney) بھی اپنی بیداری کے کام کے ابتدائی دنوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں ’’میں صبح جلدی اُٹھا کرتا تھا اور میٹنگ والے کمرے میں اکیلا دُعا میں وقت گزارتا تھا۔ میں بہت زیادہ وقت دُعا میں گزارتا تھا۔ کبھی کبھار تو میں بغیر وقفہ لئے لگاتار دُعا میں رہنے کا سوچتا تھا۔ روزے کیلئے دن کو مخصوص کر کے دُعا کرنے کو بھی میں بہت مُوثر پاتا تھا‘‘۔

’’ایسے دنوں میں خُدا کے ساتھ میں وقت گزارنا چاہتا تھا اور خُدا کے ساتھ اکیلا جنگل میں گھومتا پھرتا، کبھی میٹنگ ہاؤس میں واپس آجاتا اور کبھی دُعا میں بالکل کہیں دُور نکل جاتا‘‘۔

اُس نے بیان کیا کہ جب اُس کے اندر پاک رُوح کی موجودگی میں کمی محسوس ہوتی تو وہ تین دن اور تین رات روزہ رکھتے اور ایسا کرنے کے بعد وہ گواہی دیتا ہے کہ اُس کے اندر پہلے سے زیادہ پاک رُوح کی شاندار قدرت ظاہر ہوتی۔

جونیتھن ایڈورڈ (Jonathan Edward) جن کی منادی کے درمیان طاقتور آدمی عمارت کے ستونوں کے ساتھ یہ سوچ کر چپک گئے جیسے وہ دوزخ میں گر رہے ہوں، اِن لوگوں کا شمار بھی روزہ کی افادیت پر یقین رکھنے والوں میں ہوتا ہے۔ اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اِس حد تک روزے رکھتا۔ یہاں تک کہ وہ جسمانی

کمزوری کے باعث پیغام دینے کیلئے پلیٹ پر کھڑے ہوتا اس کے لئے دشوار ہو جاتا تھا۔لیکن خُدا نے اُسے اور اُس کی خدمت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے بہت سر بلند کیا۔

جب ہم عظیم خادم اسٹالورٹ جون ویسلے (Stalwart John Wesley) کی زندگی پرغور کرتے ہیں تو وہ بھی ہمیں اُنہی عظیم خادموں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں جنہوں نے روزہ پرپُر جوش انداز میں یقین رکھا اور عمل میں لائے۔ وہ اپنے ساتھ ساتھ دیگر خادموں کو بھی سختی سے روزہ رکھنے کی نصیحت کرتے تھے۔اگر چہ وہ زور زبردستی کرکے انتہا پسند والا روّیہ اختیار کرسکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسا کرنے سے ان کی اصلاحی تحریک کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ابتدائی میتھوڈسٹ کلیسیا میں جمعہ کے دن کو پاک مانا جاتا تھا۔ابتدائی میتھوڈسٹ یعنی کہ ویلزلی کے دور میں میتھوڈسٹ کلیسیا ابتدائی کلیسیا کے رواج کے مطابق ہفتہ میں دو بار بدھ اور جمعہ کو روزہ رکھتے تھے۔

اِسی کے نتیجے میں وہ دعا اور تعلیم دینے میں بہت مضبوط ہوگئے جس کی وجہ سے بیداری کی لہر پھیل گئی۔ ویلزلی بذات خود ابتدائی کلیسیا کے رواج کے مطابق ہفتہ میں دو دن روزہ رکھا کرتا تھا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد ویلزلی سوچا کرتا تھا کہ کلیسیا کو ہفتہ میں دو بار روزہ رکھنے سے رُوکا جائے۔اُسکی وجہ یوں بیان کی جاتی ہے۔اگر چہ میتھوڈسٹ کلیسیا اپنے وجود کے ابتدائی دنوں میں تقریباً ہفتہ میں دو دن روزہ رکھا کرتی تھی لیکن کچھ مسیحی لوگ روزے کے بارے میں زیادہ جوشیلے ہوگئے اور وہ ہفتے میں کئی بار روزہ رکھنے لگے جس کے نتیجہ میں ان کی صحت خراب ہوگئی۔جس کی وجہ سے تحریک میں رکاوٹ اور مایوسی پیدا ہوگئی اور کافی لوگوں نے بالکل روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

ویلزلی کو خدشہ تھا کہ روزہ رکھنے کی عادت لوگوں میں بالکل ختم نہ ہو جائے۔اس لئے اس نے روزہ کے عنوان پر ایک مضمون تحریر کیا۔وہ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ مسیحیوں میں سے شاید کسی نے سال بھر روزہ نہ رکھا ہو یا شاید سال میں ایک بار بھی نہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ بائبل کے مطابق جو شخص روزہ نہیں رکھتا وہ بالکل اس شخص کی طرح ہے جو دعا نہیں کرتا اور وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا۔

ویلزلی اس بات پر غم کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میتھوڈسٹ کلیسیا میں آہستہ آہستہ خود انکاری کا فقدان پیدا ہو رہا ہے کیونکہ کچھ انتہا پسندوں نے روزے جیسے مفید عمل کو ناقابل قبول بنا دیا۔

ویلزلی کے پیغامات کا مجموعہ کتاب نمبر 2 جسکا نام ''مسیحیت کی بے تاثیری کے اسباب'' یہ پیغامات آئرلینڈ کے شہر ڈبلن میں 2 جولائی 1789ء کو پیش کئے گئے۔اس میں ہم سیکھتے ہیں ''یہ بتانا بہت آسان ہوگا کہ میتھوڈسٹ کلیسیا کے لوگ کس طرح بھی مسیحی خود انکاری کو اپنانے سے گریزاں ہیں جس کی وجہ سے وہ دوسرے فرقوں کی مخالفت سے خوف زدہ ہوتے ہیں''۔

مثال کے طور پر جب ہم آکسفورڈ میں تھے، ہر میتھوڈسٹ بندے کا یہ اُصول (سوائے بیمار کے) کہ وہ ہفتہ میں دوبار بدھ اور جمعہ کو روزہ رکھے۔ یہ رواج ابتدائی کلیسیا کے طرز عمل کو اپناتے ہوئے چلا آرہا تھا۔ پھر ابتدائی کلیسیا کے طرزِ عمل کو پوری دنیا میں اپنایا گیا۔

اپی فینیس (Epiphanius) ایک قدیم مصنف کہتے ہیں کہ کون نہیں جانتا، ''ہفتے کے چوتھے اور چھٹے دن کا روزہ کیا دنیا بھر کے مسیحی رکھتے ہیں؟

''اور وہ سب بغیر کسی تفریق کے کئی سالوں تک میتھوڈسٹ رواج کو مانتے رہے۔ لیکن لندن میں کچھ لوگوں نے ہفتے میں دو سے زیادہ دفعہ روزے کو رکھا اور صحت خراب کرلی۔ جس کے باعث باقی لوگوں نے روزہ رکھنا چھوڑ دیا''۔

''اور مجھے خدشہ ہے کہ اب ہزاروں میتھوڈسٹ لوگ انگلستان اور آئرلینڈ میں موجود ہیں جنہوں نے اس بری مثال کو مانتے ہوئے بالکل روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔ یہاں تک ہوں کہ جو پہلے ہفتے میں دوروزے رکھتے تھے وہ اب مہینے میں بھی دوروزے نہیں رکھتے۔

''جی ہاں، کیا آپ بھی انہی میں سے ہیں جو سال میں ایک دن بھی روزہ نہیں رکھتے؟ آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟ یہاں میں ان کی بات کرتا جو انگلستان کی کلیسیا کے ممبر ہیں۔ لیکن ان سب سے ضرور مخاطب ہوں جو انجیل کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔''

اِسی لئے جو شخص روزہ نہیں رکھتا وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا اور وہ اس شخص کے برابر ہے جو دُعا نہیں کرتا۔ جب ہم اس قسم کے شخص کی زندگی پر غور کریں جس پر دنیاوی چیزوں کا غلبہ ہے تو کیسے خدا اس کی دُعا کا جواب دے سکتا ہے؟

سپرجن اور روزہ

کچھ قارئین روزے سے متعلق مشہور مبشر جناب چارلز ہیڈن سپرجن کے اُٹھائے گئے سوالوں سے حیران ہوں گے۔ وہ اپنے ایک خطبے میں لکھتے ہے: ''ہمارے نجات دہندہ نے کہا، یہ قسم دُعا اور روزے کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔'' (متی 17:14-21) اِس سے اُس کی کیا مراد ہے؟ ''مجھے لگتا ہے کہ اس بات سے اس کی مراد یہ ہے کہ اس طرح کے خاص معاملات میں معمولی تعلیم اور معمولی دعا اثر پزیر نہیں ہوتے۔ اس طرح کے معاملے میں غیر معمولی ایمان کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو پانے کیلئے غیر معمولی دعا اور روزے میں مضبوط ہونا ضروری ہے۔'' وہ مزید کہتا ہے، ''اور روزہ کس لئے رکھا جائے؟ یہ ایک مشکل نقطہ دکھائی دیتا ہے۔

یسوع کی زندگی سے واضح طور پر دُعا اور روزہ نظر آتا ہے جس کا اس نے اپنے شاگردوں کو کرنے کی تلقین بھی کی۔ روزہ کوئی مذہبی فریضہ نہیں بلکہ یہ ایک قابل تعریف عادت

ہے۔ جب روزہ رکھ کر دُعا کی جائے تو شاندار نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

براہِ مہربانی سپرجن کے دو الفاظ پر بڑا غور وخوض کریں؛ مجھے یقین نہیں آتا کہ آیا ہم کلیسیا میں سے روزے کو ترک کر کے ایک بہت بڑی برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ''مارٹن لوتھر اکثر اوقات روزہ رکھا کرتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگرچہ روزہ رکھتے وقت میرے بدن کو یہ عمل بے حد ناگوار لگتا ہے لیکن پھر بھی میں روزہ رکھتا ہوں۔ جب میں روزہ رکھتا ہوں تو میری دعا میں تیزی آجاتی ہے۔'' پرانے زمانہ کے تنگ نظر لوگوں کا مقالہ بعنوان ''جان کو موٹا کرنے والا ادارہ روزہ۔'' اس میں مصنف اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ روزہ رکھنے کے دوران اس کا جسم کھانے کی زیادہ فکر کرتا ہے بہ نسبت کسی اور موقعہ کے۔ اسی پیغام کے دوران سپرجن کہتا ہے، ''میں آپ سے دریافت کرتا ہوں۔ رُوحوں کو پیار کرنے والے کون لوگ ہیں جو لوگوں کو بچانے کیلئے آنسوؤں کے ساتھ دُعا کرتے اور جن کے دلوں میں گہرا احساس ہے اور وہ خُداوند کی پیروی کرتے ہوئے روزہ رکھ کر دُعا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ابلیس (بے قابو) جو کہ انسانی دل کو قابو کرتا ہے اسے ایمان کی رُو سے دعا اور روزہ سے ہی دل سے نکالا جاسکتا ہے۔'' میں مسیحی بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کو وہ روزہ رکھا کریں جو ان کی صحت کیلئے بہت مفید ہے۔ یقیناً انہیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اگر ہم اپنی روزانہ کھانے کی خوراک کو آدھا کر دیں تو ہماری صحت پہلے سے بہتر ہوجائے گی۔ ہم قلیل وقت کے روزے رکھ سکتے۔ اس لئے نہیں کہ اس میں ہمارا کوئی فن ہے بلکہ اس لئے کہ ایسا کرنے سے ہمارے ذہن روزہ کے بارے میں زیادہ صاف اور واضح ہوجائیں اور ہمارے دل نجات دھندہ پر زیادہ بھروسہ کریں گے۔ جس سے ہم دعا اور روزہ کی عظیم طاقت کا تجربہ کریں گے۔

عظیم رہنما ڈیوڈ برنارڈ کی زندگی میں روزہ

روزے کے مضمون پر ان کے روزنامچے میں سے اقتباس ہے۔ ''پیر کا دن''، میں نے اس دن کو روزہ اور دعا کیلئے مخصوص کر دیا ہے۔ تاکہ ہفتہ بھر کے خدمت کے کاموں کیلئے تیاری ہو سکے۔

''میری رُوح زندہ خدا کی پیاسی ہے اور اس کا انتظار کرتی ہے۔ کیا ہی خوب ہے اس احساس میں دعا کرنا! اس وقت سمجھے کھانے کی طلب بھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ دنیاوی خوراک بے ذائقہ لگتی ہے۔ روزے میں دُعا کا احساس ضروری (جسمانی) خوراک کی طلب سے کتنا بہتر ہے۔'' (ایوب 12:23)

ولیم بریمویل(William Bramwell)

احیائے دین کا کام کرنے والا کی عظیم خدمت میں روزے کی اہمیت

خُدا کی پہچان میں آنے سے پہلے جناب ولیم بریمویل پہلے بھی سختی سے مذہبی رسومات پر چلتا اور روزہ رکھتا تھا لیکن خُدا کی مرضی کے مطابق عمل نہ کرتے ہوئے پہلے وہ کچھ احمقانہ کام کرتے تھے۔ جب وہ خادم بنے تو ہم پڑھتے ہیں کہ ''انہوں نے اپنے آپ کو دعا اور روزے کیلئے مخصوص کر دیا، انہوں نے پورے دل سے پاک روح کے بپتسمہ کے حصول کیلئے جدوجہد شروع کر دی۔'' 6 جنوری 1806ء کو وہ لکھتے ہیں ''نجات یا پیار کی آگ ہر طرف سے اٹھ رہی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ہمارا روزہ رکھنا اور دعا کرنا بے فائدہ نہیں۔'' اس کے دوستوں نے اس کیلئے ایک کمرہ مخصوص کر رکھا تھا جہاں وہ دعا کرنے جاتا اور لوگوں کو دعا اور روزہ رکھنے کی اہمیت کو بیان کیا کرتا تھا۔

ان کے دوست جناب بریمویل اس کے دعا کیلئے مخصوص کمرے اور دعا اور روزے کے بارے میں یوں بیان کرتا ہے۔ ''وہ زیادہ تر اس کمرے میں رہنا پسند کرتا تھا جہاں وہ دو، تین، چار، پانچ اور بعض اوقات چھ گھنٹے دعا میں گزارتا تھا۔ ''وہ اکثر صبح نو بجے کمرے میں داخل ہوتا اور دو پہر تین بجے سے پہلے نہیں نکلتا تھا۔ جب وہ طویل دورانیہ کا روزہ رکھتا تو بالکل کسی قسم کی خوراک لینا قبول نہیں کرتا تھا اور جب کمرے سے باہر نکلتا تو کہتا، ''میرے کھانے پینے کی فکر نہ کیا کریں۔''

ولیم بریمویل ملک سندر لینڈ میں خدمت کرنے کے لئے چنے جانے کے بعد لکھتے ہیں: ''ہمارا گھر بھی بہت اچھا ہے اور دوست بھی بہت اچھے ہیں لیکن مجھے محتاط رہنا اور روزہ رکھنا ہوگا ورنہ میں دنیاوی اچھی چیزوں میں گر کر روحانی طور پر برباد نہ ہو جاؤں۔

<u>وہ اپنے ہی میتھوڈسٹ فرقے کے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں، ''میتھوڈسٹ افراد کے نجات میں عمومی طور پر زندگی نہ گزارنے کی وجوہات یہ ہیں کہ وہ آرام پرست اور جسمانی کھانے پینے کے شوقین ہیں۔ روزہ اور خود انکاری کا فقدان ہے۔ دنیا بھر میں بشارت کے حوالے سے بڑے بڑے پروگرام ہوتے ہیں۔ کلام بھی بہت سنا اور سنایا جاتا ہے لیکن اپنی ذات کا جائزہ لینے اور دعا کرنے کا لوگوں کے پاس وقت بہت کم ہے۔</u>

خدا کے دوسرے دیگر بڑے خادمین کی زندگی میں روزے کا کردار

سادھو سُندر سنگھ جسے تبت اور انڈیا کا پولوس رسول کہا جاتا ہے، ''اس نے چالیس دن روزہ رکھا اور خدا کی حضوری اور قرابت حاصل کی جو اس کے کامیاب خادم بننے میں موثر اور مضبوط وجہ بنی۔

ریس ہوولز (Rees Howells) جو ویز کے سوانسیہ (Swansea) بائبل کالج کے بانی ہیں۔ وہ بھی روزے کی وکالت کرتے تھے۔ ان کی زندگی پر جو کہانی نورمن گرب (Norman Grubb) نے تحریر کی جس کا عنوان ''ریس ہوویلز۔ شفاعت کرنے والا'' یہ دعا اور روزہ کے بارے میں ایک غیر معمولی تحریر ہے۔

جناب ہوولز مشہور دعائیہ جنگجو بن گئے۔ وہ کوئلے کی کان میں کام کرتے تھے جہاں اسے پہلی بار روزے کی ضرورت کا احساس ہوا۔ روح القدس کی طرف سے اسے ہدایت ملی کہ دن میں دو بار کھائے جو کہ سوپ، ڈبل روٹی اور پنیر پر مشتمل ہو۔ بعدازاں جب وہ خدمت میں آ گیا تو پھر وہ ہر دو دن میں ایک وقت کھانا کھاتا تھا، اسکے بعد وہ روح کی ہدایت سے پندرہ دن روزے کی حالت میں رہتا تھا۔

جنگ عظیم-II کے دوران جناب ہوولز اکثر پورے بائبل کالج کو جسکے وہ پرنسپل تھے۔ ہفتے میں ایک بار دعا اور روزے کیلئے بلاتا تھا۔ ان کے روزنامچے میں غیر معمولی بیان موجود ہے کہ کس طرح وہ دیگر خادمین کے ساتھ مل کر قوم کو تاریکی کی قوتوں سے بچنے کیلئے دعا کرتے تھے تا کہ وہ انجیل کو عزیز رکھیں۔ (افسیوں 6:10-18) اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کس طرح اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں کا مقابلہ کیا جو کلام کی پیار کرنے والی اقوام کو برباد کرنا چاہتی ہیں۔

پاسٹر بلمہارڈٹ (Pastor Blumhardt)

جرمنی کے پاسٹر بلمہارڈٹ ایک خادم تھے جنہوں نے بیماروں کی شفایابی کیلئے اپنی زندگی مخصوص کر دی۔ پاسٹر بلمہارڈٹ کی روزے کے بارے میں اینڈریو مورے بتاتے ہیں: ''جب بلمہارڈٹ بدروح گرفتہ لوگوں میں سے بدروحوں کو نکالتے وقت ابلیسی قوتوں سے نبرد آزما ہوتا تو کبھی کبھار اس کی دعا سنے جانے میں رکاوٹ ہوتی تو وہ دعا کا جواب نہ ملنے پر اکثر حیران ہوتا۔'' اس نے ایک دن یہ روحانی مسئلہ اپنے ایک ہم خدمت دوست کو بتایا تو اس نے اس کی توجہ یسوع کے ان الفاظ کی طرف مبذول کروائی۔ (متی 9:14-15؛ مرقس 9:14-29) اس کے بعد بلمہارڈٹ نے بلاناغہ تیس گھنٹے روزہ رکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ کبھی کبھار تیس گھنٹے سے بھی زیادہ وقت روزہ میں گزارتا۔ اس تجربے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ روزے کی اہمیت ہماری سوچ سے بہت زیادہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے حضور روزہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ مانگی ہوئی چیز ہمارے لئے کتنی قیمتی ہیں کہ ہم روزہ رکھ کر دعا کر رہے ہیں اور روزے سے ہماری دعائیں اثر اور قوت بڑھ جاتے ہیں اور منہ سے الفاظ ادا کئے بغیر نہ بند ہونے والی دعا شروع ہو جاتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بے اثر نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جبکہ یسوع نے روزے کے بغیر دعا بے اثر ہونے کا عندیہ دیا تھا اور میری دعا بھی

روزے کے بغیر بے اثر ہوتی ہے۔'' میں نے ایسا بغیر کسی کو بتائے تجربہ کیا اور جو مسئلہ مجھے درپیش تھا وہ حل ہوگیا۔ اب میں بدروح گرفتہ لوگوں پر موثر انداز میں دعا کرتا تھا اور ان کو نکالتا تھا اور مجھے زیادہ دیر تک ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں رہنا پڑھتا تھا اور مجھے محسوس ہوا کہ میری جسمانی موجودگی کے بغیر بھی میری دعا میں اثر تھا۔''

دعا اور روزے کے ذریعے بیداری

ابتدائی کلیسیا میں ہم نے دیکھا کہ دنیا بھر میں مشنری تحریکوں نے تب جنم لیا جب انطاکیہ کے گرجہ گھر کے لیڈروں نے ''خدمت کا کام انجام دیا اور روزے رکھے۔'' (اعمال 13) اس کے علاوہ بھی کلیسیا اور گرجہ کی تاریخ یہی بتاتی ہے۔ دعا اور روزے کے ذریعے ہی عظیم روحانی تحریکوں اور بیداریوں نے جنم لیا۔

روزے میں دعا کرنا سب سے زیادہ موثر تبدیلی لانے اور خدا کا روح پانے کا طریقہ جانا جاتا ہے۔ ایک موقعے پر ویلش تحریک کے دوران، ڈاکٹر آر۔اے۔ٹورے (Torrey) ایک تحریک کیلئے شہر کارڈف (Cardiff) گئے۔ انکے جانے سے ایک سال پہلے اعلان سننے کے بعد ہزاروں وفادار مسیحیوں نے دعائیں شروع کردی تھی کہ آر۔اے۔ٹورے کے آنے سے نہ صرف شہر کارڈف (Cardiff) میں تبدیلی آئے بلکہ شہر ویلز (Wales) میں بھی۔

ڈاکٹر ٹورے کہتے ہیں، ''جب ہم شہر کارڈف (Cardiff) پہنچے تو ہم نے کچھ مہینوں تک پینارتھ (Penarth) میں صبح کی عبادات رکھیں۔ پھر بھی ابتداء میں کام آہستہ تھا۔ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم ہوتا، جوشیلے گانے والے تھے۔ لیکن تبدیلی اور روحانی قوت کے حصول کا مظاہرہ کم نظر آتا تھا۔ ''بعدازاں دعا اور روزے کا دن مخصوص کیا گیا۔ یہ نہ صرف کارڈف شہر میں ایسا دن مخصوص کیا گیا بلکہ شہر ویلز کے مختلف حصوں میں بھی ہوا۔ اسی سے تبدیلی کی ایک لہر اٹھی اور خدا کے زور اور قوت سے سب لوگ بھر گئے۔ 1872ء میں جناب مودی کا گرجہ گھر جو شکاگو میں ہے۔ جل خاکستر ہوگیا جب اس کی دوبارہ تعمیر شروع ہوئی تو اسی دوران آرام کی غرض سے مودی انگلستان چلا گیا۔ اس نے عہد کرلیا تھا کہ وہ لندن میں خدا کا کلام سنائے گا۔ ایک دن وہ گرجا گھر گیا تو پادری صاحب نے اسکا کلام سنانے کی درخواست کر دی۔ اس نے اپنے عہد کے برعکس نہ صرف اس عبادت میں کلام سنایا بلکہ رات کی عبادت میں بھی کلام سنانے پر راضی ہوگیا۔ اس صبح جب وہ پیغام دے رہا تھا تو وہ اپنے دل میں پچھتایا کہ اس نے رات کو بھی پیغام دینے کا وعدہ کیوں کیا ہے۔ اور پیغام کے دوران لوگ روحانی لیکن ان میں کوئی روحانی جوش اور مسرت دکھائی نہ دیتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان کو کلام سنانا گویا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن خطبے کے بعد ایک خاتون جماعت سے اٹھ کر اپنی معذور بہن کے پاس گئی اور اس کو بتایا: ''امیلیہ تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ آج صبح کی عبادت میں کس نے پیغام

دیا!۔'' ''کس نے؟''، ''شکاگو کے جناب مودی۔'' وہ معذور عورت یہ سن کر متحرک ہوگئی۔ ''اوہ، کیا واقع کیا ہوا!۔'' اس نے کہا، ''میں دو سال سے اس بات کیلئے خدا سے دعا کر رہی تھی کہ وہ جناب مودی کو ہمارے پلیٹ پر پیغام دینے بھیجے۔ اس کی بہن نے مزید بتایا کہ آج رات بھی مودی صاحب نے پیغام دینا تھا۔ معزور عورت نے پھر اپنی بہن سے درخواست کی کہ اسے کمرے میں اکیلا چھوڑ دے اور دروازہ بند کر دے اور کسی کو اندر نہ آنے دے اور ہر طرح کی خوراک اور کھانا بھیجنے سے منع کیا۔ مجھے رات کی عبادت کے اختتام تک دعا اور روزے میں رہنا ضرور ہے تا کہ خدا انکے ذریعے ہمارے درمیان خوب کام کرے!۔''

اسی رات مودی صاحب نے بے دلی سے دوبارہ پیغام دینا شروع کیا۔ جیسے جیسے انھوں نے اپنے مضمون پر بیان شروع کیا۔ جماعت میں ایک تبدیلی سی آنے لگی۔ وہ غور سے سننے لگے اور وہ خود کو زندہ محسوس کرنے لگے۔ پیغام کے آخر میں مودی صاحب نے سوچا کہ خدا کے حضور آنے دعوت دینی چاہیئے۔ انھوں نے پوچھا: ''جو اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے حضور سونپنا اور حوالے کرنا چاہتے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں''۔ پانچ سو لوگ ایک دم اپنے قدموں میں کھڑے ہو گئے! مودی یہ دیکھ کر حیران اور پریشان ہو گیا اور سوچا کہ شاید لوگ ان کی بات سمجھ نہیں سکے۔ انھوں نے لوگوں کو دوبارہ بیٹھ جانے کو کہا اور نجات کے پیغام کی دوبارہ وضاحت کی۔ اس نے پھر دوبارہ لوگوں سے جو خدا کے حضور اپنے آپ کو مکمل حوالے کرنا چاہتے تھے کھڑے ہوئے! یقیناً پانچ سو لوگوں کا ایک ہی جماعت میں نجات پانا ناممکن لگتا ہے خاص بات یہ کہ وہی لوگ صبح کی عبادت میں سرد پڑے تھے۔

مودی اس معذور عورت کی دعا اور روزے سے بے خبر تھا۔ دوبارہ انھوں نے لوگوں کو بیٹھ جانے کا کہا۔ اور دوبارہ سے نجات کے پیغام کے کو اور اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد تیسری دفعہ انھوں نے جماعت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ پانچ لوگ دوبارہ کھڑے ہوئے اور دعائیہ کمرے میں صف بستہ ہونے لگے!۔

اس طرح دعا اور روزوں سے لندن کے گرجا گھروں میں بڑی بیداری آئی۔ اور یہ سب ایک واحد شفاعت کرنے والی خاتون کے باعث ہوا۔ جس نے روزے میں رہ کر دعا کی!۔ آج کے وقت میں پاک روح بلند آواز سے پکار کر دعا اور روز کیلئے کہہ رہا ہے۔

<u>ای۔ ایم۔ باؤنڈز (E.M.Bounds) کہتے ہیں کہ جب مقدسین دعا میں صبح شام اور دیر تک نہیں ٹھہرتے تو خدا کا کلام بھی زندگیوں میں سست روی سے کام کرتا ہے۔ کیا آپ دنیا میں بیداری لانے کیلئے دن اور رات ایسے کرتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل ہدیات پر عمل کریں:</u>

''صیون میں نرسنگا پھونکو اور روز کیلئے ایک دن مقدس کرو۔ مقدس محفل فراھم کرو۔ بزرگوں کو اکٹھا کرو۔ بچوں اور شیرخواروں کو بھی فراھم کرو''۔(یوایل 2:15-16)

بیداری کیلئے دعا کرنا

یسوع نے سکھایا: "ہر وقت دعا کرتے رہنا اور ہمت نہ ہارنا چاہیے۔" (لوقا 1:18) دو باتیں یاد رکھیں: "ہر وقت دعا کرنا" اور دوسری "ہمت نہ ہارنا" یا وے ماؤتھ (Wey Mouth) (عالمِ دین کے ترجمے کے مطابق، "بے دل نہ ہونا" اس سے مراد یہ ہے کہ مسیحیوں کو با مقصد دعا اور دعا کا جواب پانے کے ارادہ سے خدا کے تخت کے پاس آنا چاہیئے۔

اصل جز دعا کا جواب پانا ہے۔ یسوع نے کہا، "اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کیلئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کیلئے ہو جائے گی۔" (متی 19:18) ایک بات جس پر ہم سب کو متفق ہونا ضروری ہے کہ جب تک جواب نہ مل جائے دعا کرتے رہیں۔ پاک کلام کے مطابق بلا اصرار اور بلا مقصد مانگی جانے والی دعا بے معنی ہوتی ہے۔ کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ خدا دعا کا جواب نہیں دیتا۔ اور کچھ کا خیال ہے کو وہ کبھی کبھار جواب دیتا ہے۔ لیکن عزیزو میں کہتا ہوں کہ وہ حقیقی دعا کا ہمیشہ جواب دیتا ہے کیونکہ یسوع نے کہا، "کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے۔۔۔۔۔" (متی 8:7) جب خواتین وحضرات خدا کے تابع ہو جاتے ہیں اور مانگنے میں ہمت نہیں ہارتے تو خدا دعا کا جواب ضرور دیتا ہے۔ صرف ایک چیز ہے جو انسان کی دعاؤں کی مقبولیت میں رکاوٹ ہو سکتی ہے وہ انسان کی سرکشی ہے۔ اسی لئے میں دہراتا ہوں کہ جو مانگے گا وہی پائے گا۔ آج کل بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے "موثر دعا" کرنا سیکھا ہے۔ تقریباً ہر کوئی معمول کی دعا کرتا ہے اور شاید کوئی ہی ہوگا جو خدا سے سچی رفاقت رکھتا اور دل و جان سے دعا کرتا ہو۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ "ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے۔" (یعقوب 6:1)

اگر بیداری کیلئے دعا کرتے ہیں تو ہمیں جواب حاصل کئے بغیر اس مقصد کے لئے دعا کرنا بند نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ہم کسی بات کے لئے دعا کرنا شروع کرتے ہیں تو پھر اسے جواب پانے تک جاری رکھیں ورنہ اپنی درخواست خدا کے حضور سے واپس لے لیں۔ خدا کے بے شمار بیٹے بیٹیاں ایسے ہیں جن کے گناہ مسیح کی قربانی پر ایمان لانے سے معاف ہوئے ہیں۔ ان کے دل صاف اور ان کے اعمال اچھے ہیں لیکن ان بے شمار ایمانداروں میں سے تھوڑے افراد ہیں جو خدا کے ایک بڑے پروجیکٹ یعنی روحوں کے بچانے کیلئے ذمہ داری سے دعا کرتے ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں کے نجات کے لئے امید رکھتے ہیں اور خاندانی رفاقت میں بھی اس مقصد کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن خدا کے اس کام کو کرنے کے لئے خود سرگرم نہیں

ہوتے۔ (یسعیاہ 7:64) اور ایسی سرگرمی سے دعا کرنا جاری نہیں رکھتے جب تک لوگ نجات نہیں پا جاتے۔یسعیاہ نبی، یعقوب، دانی ایل نبی اور دیگر ایک سو بیس(120) لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا اور کچھ آج بھی ایسا کرتے ہیں بلکہ ہم سب کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ایک سو بیس میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جس نے ''ایک مقصد'' کیلئے بڑے اصرار سے دعا اور کوشش نہ کی ہو۔انہوں نے خدا سے مکمل طور پر رابطے اور تعلق میں قائم رہنے کے لئے دل جمعی سے دعا کی، اور آخر کار جب وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو شیطان ان سے دور ہو گیا۔

جب خدا کے لوگ پورے دل سے دعا میں متحد ہو جاتے ہیں تو ابلیس نے خواہ حملہ کرنے کی کتنی ہی بڑی تیاری کیوں نہ کی ہو وہ خدا کے لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ہم جس دور میں رہتے ہیں اس میں خدا کا زور اور اس کی قدرت کے کاموں کا اظہار بھرپور انداز میں نمایاں ہے لیکن جو بیداری یا خدا کی قوت ہم دیکھتے ہیں وہ اس کی توقعات سے بہت کم ہے۔خدا چاہتا ہے کہ ہم بطور کلیسیا دعا میں اس طور سے متحد ہو جائیں کہ جب تک خدا ہم پر اپنی قوت ظاہر نہ کردے۔جس سے ہر شخص جان لے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔اسی طرح ماضی میں خدا نے مصر میں اپنے ایماندا بندوں کے ذریعے خود کو اس طرح سے ظاہر کیا کہ ہر مرد عورت، لڑکے اور لڑکی اور بچے یعنی کہ ہر فرد و بشر نے جانا کہ خداوند ان کے درمیان موجود ہے۔

میں ایک خادم اور اس کی بیوی سے ملا جنہوں نے کہا: ''ہم نے بیداری کیلئے دعا کی، لیکن اتنا ضرور ہے کہ جب تک ہماری دعاؤں میں خدا کی قدرت کام نہیں کرتی تب تک ہماری دعاؤں کا قبول ہونا مشکل ہے۔

اس قوت کے مطابق جو ہم میں کام کرتی ہے

افسیوں 20:3 پڑھنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس رسول نے گہرا راز دریافت کیا کہ ''اب جو ایسا قادر ہے کہ اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کرسکتا ہے۔'' اِسی قوت کی کمی کے باعث آج کل مسیحی اپنی روزمرہ کی دعاؤں سے اپنی توقعات کے مطابق دعا کا جواب نہیں پاتے۔لیکن جب دعا مانگنے کی صورتحال اسکے برعکس ہو تو دعا میں مانگی گئی درخواستوں سے کہیں زیادہ ملتا ہے یہاں تک کہ دعا مانگنے والا بھی حیران رہ جاتا ہے۔

بیداری کیلئے دعا کرنے کے عمل میں ماحول کو بیداری کے لائق بنانے کیلئے جہاں اس مقصد کے لئے نیت ہو، وہاں روح القدس خود ہمیں دعا کو موثر بنانے کے لئے قوت بخشتا ہے اور پاک روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جو ہم الفاظ میں بیان نہیں کرسکتے۔ اور پاک روح کا مسّح اتنا ہی ہوتا ہے جتنی پاک روح کی قوت ہمارے اندر کام کرتی ہے۔ہم جانتے ہیں کہ جب خدا کے لوگ مل کر بیداری کیلئے دعا کریں گے تو کیا ہوتا ہے۔

ایک سو بیس (120) کی جماعت پاک روح کے نزول سے قبل ’’سب ایک دل ہوکر دعا میں مشغول رہے۔‘‘ (اعمال 1 : 14) جب تک انہوں نے روح القدس حاصل نہ کرلیا۔ یقیناً ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

غیر متعصب مقصد کیلئے متحد ہوکر دعا کرنا

ابتدائی مسیحی اپنی دعاؤں کا جواب پاتے تھے اور انکی دعاؤں میں غیر جانب دار مقصد ہوتا تھا جو انکی آنے والی نسلوں کیلئے بھی ہوتا تھا۔ انہیں پاک روح کے حصول سے قبل اس خدمت کے کام کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا۔ پوری جماعت کا اکھٹے ہوکر ایک خاص غیر جانبدارانہ مقصد کیلئے دعا کرنا ہی یروشلم کی پہلی کلیسیا کی عجیب قوت اور کامیابی کا راز تھا۔ یہاں تک کہ عیدِ پینتکست کے دن تین ہزار لوگ کلیسیا میں شامل ہوئے۔ ’’اور یہ رسولوں کی تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دعا کرنے میں مشغول رہے۔‘‘ (اعمال 42:2)’’اور ان سب پر بڑا فضل تھا۔‘‘(33:4)

<u>آج آخری دنوں میں ابتدائی طرز کی کلیسیا جو خدا سے دعا مانگنے والی روح حاصل کرے تو وہ پاک روح کا ایسا نزول کرے گا جو آج تک دیکھا نہیں گیا۔ اور جس کی خبر دنیا بھر کے باقی خادموں کے ایمان کو بھی تقویت دے گی تا کہ وہ بھی اسی قوت کو پانے کیلئے جانفشانی کریں۔ کسی کلیسیا کے حق میں کتنے بڑے اعزاز کی بات اور موقع ہے کہ وہ نمایاں ہوکر پوری دنیا کیلئے برکت کا باعث بنے اور اس کام میں برتری حاصل کرے! کیسے آپ خدا کے اس کام کی ذمہ داری اٹھانے کیلئے خود کو تیار کرتے ہیں؟</u>

جو مسیح کو جانتا ہے وہ اپنی ضرورتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ وہ جو مسیح میں زندگی کو پہچانتا ہے وہ یسوع سے دوری سے متعلق اپنی موت کے بارے میں بھی جانتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

فتح مندی حاصل کرنے والی دعا

اس دنیا کے لئے خدا کا ایک عظیم الشان منصوبہ ہے خدا نے انسان کو بچانے کے لئے خود کو پابند کرلیا ہے خدا انسان کو بچانے کے لئے انسان کو استعمال کرتا ہے۔ اُس نے پولوس رسول سے کہا : "۔مگر خداوند نے اس سے کہا کہ توجا کیونکہ یہ قوموں، بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چنا ہوا وسیلہ ہے" (اعمال 15:9)۔ ہمارے خداوند نے ظاہر کیا کہ شیطان کس طرح چالاکی سے اس کے طریقوں کی نقل کرتا ہے اور انسانوں کا استعمال کرتا ہے کہ اس کے شیطانی کاموں کو سرانجام دے۔"اُس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے " (متی 23:16)۔ ابلیس انسان کے ذریعے انسان کو تباہ کرتا ہے یہ یقینی بات ہے کہ حوالوں سے اور انسانی تجربوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانی زندگی ایک جنگ کا میدان ہے ۔ جہاں شدید جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ ابلیس انسان کی روح اور جان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اپنی ابلیسی مشین گن سے بدکاری، لالچ ،حرص ،غرور، دنیا داری، حسد، خودغرضی، شک اور بے ایمانی کے حملے کرتا ہے۔کس کو فتح حاصل کرنی چاہئے انسان یا ابلیس؟ اگر آدمیوں کو جیتنا ہے تو پھر یہ فتح مافوق الفطرت قوت کے وسیلہ سے ہی ممکن ہوگی۔ کیا ایسا کرنے کا کوئی راستہ ہے؟ کیا کوئی ایسی طاقت ہے جس کا رابطہ خدا کی فِوق الفطرت قوت سے ہو سکے جو اس کے لوگوں کو ملے اور وہ اپنے دشمن (ابلیس) کو شکست دے سکے؟ خدا کا شکر ہے کہ یہ دعا کی فتح مندی حاصل کرنے والی زوردار قوت ہے۔ دعا خدا کا منصوبہ ہے۔اسکی مافوق الفطرت قوت جو کہ دعا کے ذریعے اپنا کام کرتی ہے۔شفاعت والی دعائیں۔ آدمی یا عورت کو زبردست انسان بناتی ہیں۔ دُعا ایک کام ہے۔ پاک کلام میں جتنے کام مسیحیوں کو کرنے کی تلقین کی گئی ہے ان میں سے بنیادی ترین، ضروری، واجبی، مؤثر اور جلالی کام شفاعت کرنا ہے۔ دُعا سے ہماری خدا کے ساتھ رفاقت، محبت اور سنگت ہوتی ہے۔ دعا کو ایک کام جانے بغیر ہم پولوس رسول یا یسوع یا خدا کے کسی اور طاقتور ترین بندے کی زندگی کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔

ہم پاک کلام میں دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں اور بندیوں کی زندگی میں شفاعت طاقت ورترین اور انتہائی مؤثر طور پر کام کرنے والی قوت تھی۔ پولوس رسول جو کہ ایک

طوفانی جنگجو تھا۔اس کے بیان (Weymouth کا ترجمہ)(1- تھسلنیکیوں 10:3) (کلسیوں1:2)

"اور اے بھائیو میں یسوع مسیح کا جو ہمارا خداوند ہے واسطہ دے کر اور روح کی محبت کو یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ میرے لیے خداسے دعائیں کرنے میں میرے ساتھ ملکر جانفشانی کرو"۔ (رومیوں30:15) کیا آپ نے پولوس رسول کی بھووں پر پسینہ نہیں دیکھا اور محسوس نہیں کیا اسکی انتہائی کوششوں کو جو اس نے تھسلنیکیوں اور کلسیوں کی کلیسیاؤں کے لئے دعا کے اختتام پر کیں۔ پولوس رسول کے لئے دعا نرم ونازک کام نہیں ہے۔اور نہ ہی یہ ایک پر سکون سی لوری ہے کہ سُن کر سکون سے سوجائیں اور روح کو ایک پُرسکون تاثر ملے۔ پولوس رسول جو کہ ایک سپاہی تھا وہ جانتا تھا کہ یہ ایک پُر جوش جنگ ہے اور دشمن (شیطان) کے مقابلے میں وہ دعا کے ذریعے اپنے اور دوسروں کے لئے فتح مندی حاصل کرنے کے لئے روحانی جنگ کرتا تھا۔

زمین پرخدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے شفاعت خدا کے منصوبے کا بنیادی کام ہے۔ بنیادی کام کیسے ہے؟ اسلئے کہ یسوع نے کہا " میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے " (یوحنا 5:15) یسوع کے بغیر ہم سراسر کمزور ہیں۔ہم صرف دعا مانگنے کے ذریعے ہی اسکی قوت حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہم خدا کی بادشاہی میں کچھ کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں دعا مانگنی چاہیئے۔

دورحاضر میں شفاعت بہت ہی ضروری کام ہے

آج دنیا جس خوف اور بےچینی کا شکار ہے اس میں دعا لازمی ہے۔کیا دنیا میں کوئی اتنا عقلمند شخص ہے جو لڑائی جھگڑوں اور مخالفتوں کو ختم کر سکے؟ کیا پیسوں سے ہم امن خرید سکتے ہیں؟ کوئی ایسی فیڈریشن نہیں ہے جو گناہ گاروں کے دلوں کو محبت میں پرو دے۔یہاں تک کہ انسانی قوتوں کے استعمال کے لئے سب سے زیادہ سائنس اور مؤثر منصوبے بھی دردناک ناگزیر اور ناکافی لگتے ہیں جس طرح ہم یسوع مسیح کی کلیسیا سے قبل بھی بڑے کاموں کا سامنا کرتے تھے۔صادق دلوں کا رونا دنیا کے ہر مقام سے آسمان پر پہنچتا ہے۔کون ان باتوں کے لائق ہے (2۔کرنتھیوں 2 :6) جواب آسمان سے آتا ہے۔ "ہماری لیاقت خدا کی طرف سے ہے" (2۔کرنتھیوں 5:3) "وہ جو ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔" (افسیوں20:3) لیکن اس کی قوت دُعا سے جاری ہوتی ہے۔شفاعت انتہائی قسم کی خدمت ہے جو کوئی کر سکتا

ہے۔ یہ بہت پھلدار ہے۔ ہمارا خداوند ہماری دُعاؤں کا ضرور جواب دیتا ہے۔"اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا"۔(یوحنا 14:14) کمزور بچے کی دُعا خُدا کے لئے ایک برقی روپیدا کرنے والی مشین کی طرح ہے۔ اس کی دُعا خُدا کو کام کرنے کے لئے مجبور کر دیتی ہے یسوع نے جیسے کہا ہے ویسے ہی وہ کرتا ہے اس بات سے ہم خوشی سے بھر جاتے ہیں لیکن یسوع نے ہمیں اس سے زیادہ کرنے کو کہا ہے۔ براہِ مہربانی دولفظی لفظ "اگر" کے معنی پر غور کریں۔ کیا خُدا نے واضح طور پر یہ نہیں کہا کہ خدا کے دینے کے فعل کا انحصار مانگنے پر ہے؟ اگر تم مانگو گے تو میں کروں گا۔ ہمیں یہ ماننا چاہیئے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کیسے اور کیوں لیکن یہ بالکل سچ ہے کہ خُدا کی یہ شرط ہے کہ میرا کرنا آپ کی دُعا پر انحصار کرتا ہے۔

شفاعت کرنا انسانوں کے لئے انتہائی جلالی کام ہے انسانی بھلائی کا کام کرنے والی تمام مسیحی انجمنیں انھیں انسانوں کے قریب لے آتی ہیں لیکن واحد دُعا ایسی چیز ہے جو ہمیں دلی طور پر خدا کی ساتھ جوڑتی ہے۔ لوگ بہت کم وقت میں خُدا کے ساتھ مقدم عبادت میں جُڑ جاتے ہیں۔ خلوت خانہ خُدا کے لوگوں کے لئے ہے جہاں وہ آمنے سامنے بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔

اگر شفاعت کرنا کام ہے تو، ایسے اپنے روزانہ کے کاموں میں شامل کریں۔ اگر یہ انتہائی عظیم قوت ہے جو ہمیں اٹھا کر کھڑا کر دیتی ہے تو پھر ہمارے دن بھر کے گوشوارے میں اول درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔ اپنی زندگی میں ہمیں شفاعت کے کام میں زیادہ وقت اور اہمیت دینا چاہیئے۔ ہم اس پر قابو پانے کا ارادہ کریں گے کہ ہماری زندگی میں شفاعت کی جگہ خُدا کی طرف سے مقرر کردہ جگہ ہو اور اس عزم کو برقرار رکھیں۔

شفاعت اگر کام ہے تو اس کی تیاری کی ضرورت ہے، اسکی تیاری بڑی احتیاط سے اُس سوچ بچار سے کریں کہ کچھ ضائع نہ ہو۔ بلکہ پوری طرح سے دل، دماغ اور مرضی شامل ہو۔ کوئی شخص بھی جامع دعا نہیں مانگ سکتا۔ چند لوگ ہیں جو پوری طرح پُر اثر دعا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے لئے خاص تربیت اور دعا مانگنے کی مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہم اکثر اوقات دُعا مانگنے کے معاملے میں جذباتی، بے بس اور بے سلیقہ ہوتے ہیں۔ خدا کہتا ہے ہمیں اس طرح دُعا مانگنا نہیں آتی جس طرح مانگنی چاہیئے۔ گویا کہ ہم اس کے بارے میں ناواقف ہیں پاک روح سے دُعا مانگنا سیکھنا چاہیئے۔ دُعا مانگنے کا فن اور راز صرف خدا ہی کی ذات سے سیکھا جا سکتا ہے۔

شفاعت اگر کام ہے تو اس کے بارے میں خبردار رہنے کی ضرورت ہے، شائد دنیا میں شفاعت کے علاوہ اور کوئی

کام نہیں ہے جس سے انسان میں بے اصولی، سُستی، جھوٹ اور بے حسی آجاتے ہوں کیونکہ ہم بے قدر غیر ضروری چیزوں اور معمولی بیماریوں، عارضی خوشیوں، سُستی اور دوسرے غیر ضروری فرائض کے دباؤ کی وجہ سے اپنے شفاعتی اوقات کو ملتوی کر دیتے ہیں حتیٰ کہ شفاعت کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور شائد پھر ہم کبھی دوبارہ شفاعت کا کام نہیں کرتے۔

اگر شفاعت کام ہے تو اس میں زندگی کی بہترین اور تازہ ترین توانائی کو صرف کرنے کی ضرورت ہے، ہم یسوع کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ اس نے اپنی دعائیں اور التجائیں آنسو بہا بہا کر کیں۔ (عبرانیوں 7:5) کیا آپ نے دیکھا ہے کہ وہ کس طرح وہ پوری رات پہاڑ پر دُعا کیا کرتا تھا اور صبح کو لوٹا کرتا تھا۔ کیا آپ نے اسے گتسمنی باغ یا صلیب پر شفاعت کرتے سنا ہے؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایسی شفاعت کرنے میں اسکی جان ہی چلی گئی؟ شفاعت کرنے کے لئے جسمانی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلا شبہ اگر ہماری شفاعت بابرکت ہے تو اس میں شدید جسمانی قوت خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلا شبہ اگر ہماری شفاعت میں جانفشانی ہو تو وہ برکت والی ہو گی۔ کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ جانفشانی کرنے سے جسمانی قوت ضائع نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مطلب ذہنی دباؤ یا کھچاؤ ہے بلکہ اس کے معنی درحقیقت اس کے برعکس ہیں وہ یہ کہ دُعا میں توانائی خرچ کرنے سے توانائی میں ازسرنو تازہ دم ہونے کے ہیں۔

لیکن خداوند کا انتظار کرنے والے ازسرنو زور حاصل کریں گے۔ (یسعیاہ 31:40)

آپ کے لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ایک ماہ کے لئے بائبل کا مطالعہ کریں یا ایک ماہ سے زیادہ دُعا مانگنے کے بارے کلام میں سے سیکھیں۔ دعا کے بارے میں جو کچھ خداوند آپ کو پاک کلام سے سکھائے اس پر عمل کریں شفاعت کو ہر طرح سے فروغ دیں۔

خدا کے ساتھ اکیلے ہونا

میرے عزیز بھائیوں اگر آپ یا میں مسیح کی مانند بننا چاہتے ہیں تو ہمیں خاص طور پر غور کرنا ہوگا کہ یسوع اکیلا بیابان میں دعا کرتا تھا یہ اسکی شاندار زندگی ہونے کا راز تھا جو وہ آدمیوں سے کہتا تھا اس سے قبل اس کے متعلق بات کر چکا ہوتا تھا یسوع کو روزانہ۔ باپ کے ساتھ رفاقت میں روح پاک کا تازہ مسح ملتا تھا جو شخص چال و گفتار میں یسوع کی پیروی کرتے ہوئے تنہائی میں دعا کرنے کی عادت ہونی چاہیے اگرچہ اس مقصد کو پانے کے لئے آپ کو اپنی رات کی نیند کام کاج یا دوستوں کے ساتھ وقت گزارنا قربان کرنا پڑے گا لیکن آپکو ہر صورت میں خدا باپ کے ساتھ

تنہائی میں دعا میں وقت گزارنا ہوگا روزانہ دعا میں گھنٹے گزارنے کے علاوہ اس شخص کو تنہائی (پاک جگہ) میں وقت گزارنے کی طلب محسوس ہوگی اور وہاں سے اس کا دل اس وقت تک وہاں سے واپس آنے کو نہیں چاہے گا جب تک دوبارہ پتہ نہ چل جائے کہ خدا اس کا بخرہ ہے ہر روز تنہائی میں جاکر، خدا کے ساتھ رفاقت رکھنی چاہیے تاکہ ہماری رفاقت کی روزانہ تجدید ہو اگر یسوع مسیح کو باپ کے ساتھ رفاقت رکھنے کی ضرورت تھی تو پھر خیال کریں کہ ہمیں خدا کے ساتھ روزانہ رفاقت رکھنے کی کتنی ضرورت ہے تو پھر جس طرح خدا یسوع کو یا کرتا تھا ہمیں بھی دیدے گا۔ یسوع کا پانی کے بپتسمہ کے وقت ظاہر ہوتا ہے کہ خدا یسوع کو کیا دیا کرتا تھا "جب سب لوگوں نے بپتسمہ لیا اور یسوع بھی بپتسمہ لے کر دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا اور روح اقدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اس پر نازل ہوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں۔" (لوقا 3:21-22) جی ہاں یقیناً ہمیں بھی یسوع کی طرح دعا مانگنے سے ہی برکت ملے گی، کھلا ہوا آسمان، روح کا بپتسمہ باپ کی آواز اس کے پیار کی یقین دہانی اور ڈھیروں خوشیاں جس طرح یسوع کے ساتھ ہوتا تھا ہمارے لئے ویسے ہی ہوگا یعنی کہ اوپر سے سب کچھ آیا ہمارے لئے سب کچھ اوپر سے ہماری دعاؤں کے جواب کے طور پر آئے گا، لوگوں میں یسوع کی طرح بچوں جیسی زندگی گزارنے کا راز یسوع کی مانند تنہائی میں دعا کرنے میں ہے آئیں! ہم خدا باپ کے حضور دعا میں یسوع جیسی دلیری اور آزادی پانے کے اس شاندار امتیازی حق سے فائدہ اٹھانے کے لئے خود کو تیار کریں۔

"اے میرے خدا تونے مجھے پکارا اور میں نے تیری پیروی کی تمام باتوں میں تیری صورت ہوتا چلا جائوں روزانہ میں تیرے قدموں کے نشان تلاش کروں تاکہ جہاں تیرے قدم جاتے اور مجھے راہ دکھاتے ہیں میں وہاں تیرے پیچھے ہو لوں، آج میں نے تیرے قدموں کے نشان تلاش کر لئے ہیں جو اوپر سے بیابان کی طرف جاتے ہیں وہاں میں نے تجھے گھٹنوں کے بل باپ سے دعا کرتے پایا ہے وہاں میں نے تجھے دعا کرتے دیکھا تونے سب کچھ باپ کو عزت اور جلال دینے کے لئے قربان کر دیا اور تو باپ سے ہی آس لگاتا اور پاتا ہے

حیران ہو کر میری روح یہ عیب رویا
دیکھتی ہے میرا منجی صبح ہونے سے
پہلے اٹھ کر باپ سے رفاقت رکھتا تاکہ
دعا کے ذریعہ اپنی زندگی اور کام کے
لئے اپنی تمام ضرورت کی چیزیں مانگتا،
"اے میرے رب میں کون ہوں کہ میں
تیری آواز کو سن سکوں؟ کون ہوں کہ
تو مجھے اپنی مانند دعا کرنا سکھائے اے
منجی یسوع میں دل کی گہرائیوں سے
چاہتا ہوں کہ تو میرے اندر بھی
پوشیدگی کی دعا کی ضرورت کو
جگائے مجھے اندر سے گہرے طور پر اس
بات کا قائل کرے کہ تیری طرح ہماری
بھی روحانی زندگی خدا باپ سے رفاقت
رکھے بغیر پھل پھول نہیں سکتی باپ
سے گہری رفاقت کے باعث ہی میری
زندگی مسیح کی زندگی کے مشابہ
ہو گی بخش دے کہ یہ یقین کامل میرے
اندر روح کی ایسی آگ جلائے کہ میں
ہر روز اس آسمانی ندی میں بپتسمہ لئے
بغیر روح کو تازہ دم کئے بغیر سکون سے
نہ بیٹھوں تو جو میرے لئے واحد مثال اور
شفاعت کرنے والا ہے مجھے اپنی طرح
دعا کرنا سکھا۔ آمین

دعا کریں کہ خدا انکے دلوں
کو کھولے۔ دعا کریں کہ
لوگوں پر مسیح اور اسکے
کلام کا مکاشفہ ہو۔ دعا کریں
جو اُن نئے ایماندار خالص
دودھ کے مشتاق ہوں تاکہ وہ
روحانی طور پر ترقی کریں۔
دعا کریں کہ دینے والے مزدور
خادم بھی سامنے آئیں۔ دعا
کریں کہ خدا دینے والے
مزدوروں کے دلوں کو مال و
دولت کے لالچ سے دور رکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆